إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون: ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

جلد ۳۷/۷۲ ہفتہ
نمبر ۲۸۵
سیرت النبی نمبر

۱۱ ربیع الاول ۱۴۰۴ھ
۱۷ فتح ۱۳۶۲ ہش
۱۷ دسمبر ۱۹۸۳ء

مدیر: مسعود احمد دہلوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی خوشبو سے معطر کیا گیا جو تمام مستعد طبیعتوں تک پہنچنے والی تھی

آپ گمراہیوں کے پھیلنے کے وقت مبعوث ہوئے اور بنی نوع انسان کو فیض پہنچانے کیلئے اپنی خوشبو کو پھیلایا

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُر معارف ارشادات عالیہ

"نَبِيُّنَا نَبِيٌّ كَرِيْمٌ ضُمِّخَ بِطِيْبٍ عَمِيْمٍ مِنَ الْبَرَكَاتِ، وَصِيْغَ مِنْ نُوْرِ رَبِّهِ الْكَائِنَاتِ وَجَاءَنَا عِنْدَ شُيُوْعِ الضَّلَالَاتِ، وَسَفَرَ عَنْ مَرْآى وَسِيْمٍ وَاَرَجِ نَسِيْمٍ لِلْاِفَاضَاتِ، وَشَنَّ عَلٰى سِرْبِ الْبَاطِلِ مِنَ الْغَارَاتِ، وَتَرَاءٰى فِيْ صِدْقِهٖ كَاَجْلَى الْبَدِيْهِيَّاتِ، وَاَنَّهٗ هَدٰى قَوْمًا كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ لِقَاءَ الرَّحْمٰنِ وَكَانُوْا كَاَمْوَاتٍ مَا بَقِيَ فِيْهِمْ رُوْحُ الْاِيْمَانِ وَالْعَمَلِ وَالْعِرْفَانِ، وَكَانُوْا يَعِيْشُوْنَ يَائِسِيْنَ فَهَدَاهُمْ وَهَذَّبَهُمْ وَرَفَعَهُمْ وَاَوْصَلَهُمْ اِلٰى اَعْلٰى مَدَارِجِ الْمَعْرِفَةِ، وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يُشْرِكُوْنَ وَيَعْبُدُوْنَ تَمَاثِيْلَ مِنَ الْحِجَارَةِ، وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ وَلَا بِيَوْمِ الْاٰخِرَةِ وَكَانُوْا يَعْكِفُوْنَ عَلَى الْاَصْنَامِ، وَيَعْزُوْنَ اِلَيْهَا كُلَّمَا هُوَ قَدَرُ اللّٰهِ الْحَكِيْمِ الْعَلَّامِ۔"

(نجم الہدیٰ۔ صفحہ ۵)

ہمارا نبیؐ وہ نبی کریم ہے جو ایسی خوشبو سے معطر کیا گیا ہے جو تمام مستعد طبیعتوں تک پہنچنے والی اور اپنی برکات کے ساتھ ان پر احاطہ کرنے والی ہے۔ اور وہ نبیؐ خدا کے نور سے بنایا گیا اور ہمارے پاس گمراہیوں کے پھیلنے کے وقت آیا اور اپنا خوبصورت چہرہ ہم پر ظاہر کیا۔ اور ہمیں فیض پہنچانے کے لئے اپنی خوشبو کو پھیلایا اور اس نے باطل پر دھاوا کیا اور اپنے تاراج سے اس کو غارت کر دیا۔ اور اپنی سچائی میں اجلیٰ بدیہیات کی طرح نمودار ہوا اور اس نے اس قوم کو ہدایت فرمائی جو خدا کے وصال کی امید نہیں رکھتے تھے اور مردوں کی طرح تھے جن میں ایمان اور نیک عملی اور معرفت کی روح نہ تھی اور نومیدی کی حالت میں زندگی بسر کرتے تھے اور ان کو ہدایت کی اور مہذب بنایا اور معرفت کے اعلیٰ درجوں تک پہنچایا اور اس سے پہلے وہ شرک کرتے اور پتھروں کی پوجا کرتے تھے اور خدائے واحد اور قیامت پر ان کو ایمان نہ تھا اور بتوں پر گرے ہوئے تھے۔ اور خدا تعالیٰ کی قدرتوں کو بتوں کی طرف منسوب کرتے تھے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ پبلشر:۔ مسعود احمد پرنٹر:۔ سید عبدالحی مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت:۔ دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ قیمت:۔ ۴ روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۱ ربیع الاول ۱۳۸۴ھ

۱۷ فتح ۱۳۶۲ ہش

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ جاودانی

کی

دائمی برکتیں اور دائمی فیض رسانی

ہمارے آقا و مولیٰ فخر اولین و آخرین افضل الرسل خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عالم کو جو اخلاقی اور معاشرتی برائیوں میں غرق ہونے کے باعث کالمیت کے حکم میں تھا اپنی قوتِ احیاء کے ذریعہ سے زندہ کر دکھایا۔ آپؐ کے آنے سے احیاء موتیٰ کا ایسا عظیم الشان معجزہ رونما ہوا جس کی جملہ انبیائے ماسبق میں کوئی نظیر نہیں ملتی۔ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آقا و مطاع صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ احیاء اور اس کے ذریعہ رونما ہونے والے محیر العقول عظیم معاشرتی انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"درحقیقت ایک ہی کامل انسان دنیا میں آیا جس ایسے اتم اور اکمل طور پر یہ روحانی قیامت دکھلائی اور ایک زمانہ دراز کے مُردوں اور ہزاروں برسوں کے عظمِ رمیم کو زندہ کر دکھلایا۔ اس کے آنے سے قبریں کھل گئیں اور بوسیدہ ہڈیوں میں جان پڑ گئی اور اس نے ثابت کر دکھلایا کہ وہی حاشر اور وہی روحانی قیامت ہے جس کے قدموں پر ایک عالم قبروں سے نکل آیا۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۰۷)

پھر آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلالتِ شان کا سب سے نمایاں اور درخشاں اور جملہ انبیاء پر آپؐ کی فضیلت کو روزِ روشن کی طرح آشکار کرنے والا پہلو یہ ہے کہ آپ کے ذریعہ انتہائی وسیع پیمانہ پر احیاء موتیٰ کا جو محیر العقول معجزہ ظاہر ہوا وہ وقتی معجزہ نہ تھا جو ایک محدود وقت اور زمانہ کے لئے رونما ہوا ہو۔ محدود زمانہ اور محدود وقت میں رونما ہونے والے احیاء موتیٰ کے ایسے معجزات تو ایک نہ ایک حد تک دوسرے نبیوں کے ذریعہ بھی ظاہر ہوئے۔ وہ بھی اپنی اپنی قوم کے روحانی مردوں کو زندگی سے ہمکنار کرنے کی غرض سے ہی مبعوث ہوئے تھے اور انہوں نے زندگی سے ہمکنار بھی کیا لیکن چونکہ وہ محدود علاقہ میں محدود وقت اور محدود زمانہ کے لئے مبعوث ہوئے تھے اس لئے زندہ ہونے والی قوموں کی آئندہ نسلیں پھر معاشرتی برائیوں میں ملوث ہو کر روحانی موت کی آغوش میں چلی گئیں۔ برخلاف اس کے چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیک وقت تمام بنی نوع انسان کی طرف اور تمام زمانوں کے لئے رسول بنا کر بھیجے گئے تھے اس لئے خدا تعالیٰ نے یہ نہ چاہا کہ آپؐ سے احیاء موتیٰ کا جو محیر العقول معجزہ دکھایا۔ وہ محض ایک وقتی جھلک دکھا کر معدوم ہو جائے۔ اسی لئے اس نے آپ کی امت میں جو خیر امۃ ہے اس امر کا انتظام کیا کہ آپ کی قوتِ قدسیہ اور قوتِ احیاء ہر زمانہ میں اپنا اثر دکھاتی اور روحانی مردوں کو زندہ کرتی چلی جائے

اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ اور قوتِ احیاء کو اللہ تعالیٰ نے دوام عطا فرمایا آپؐ کی عدیم النظیر قوت قدسیہ اور قوتِ احیاء کے اس دوام میں ہی آپؐ کی جملہ انبیاء پر فضیلت کا اصل راز مضمر ہے۔ اگر ایک دفعہ انقلاب

منظوم فارسی کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یکے زندہ اوہست از کردگار

رسولِ خدا پرتو از نورِ اوست ۱ ہمہ خیرِ ما زیرِ مقدورِ اوست
ہمال سرور و سیّد و نورِ جاں ۲ محمدؐ کہ دلبست نقشِ جہاں
دلش ہست نورانی و سرمدی ۳ بتابد درو فرّہ ایزدی
کسے کش بود مصطفےٰ راہنما ۴ سرِ بختِ او باشد اندر سما
پُر از یادِ او ہست جان و دلم ۵ بخواب اندر اندیشہ ہم نگسلم
بہ غمخواریت گویم اے نیک مرد ۶ نہ باید بہ غم خوار دل رنجہ کرد
کہ انکار بر زندگیٔ نبیؐ ۷ نشان است بر موتِ دلہا جلی
جہاں جملہ مُردہ فتاد ست و زار
یکے زندہ اوہست از کردگار ۸

ترجمہ۔ (۱) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اُس کے نور کا ایک پرتو ہیں اور ہماری ساری بھلائیاں اُسی کے مقدور کے نیچے ہیں (۲) وہی سردار، سیّد اور نورِ جاں محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں (۳) آپؐ کا دل نورانی اور سرمدی ہے اور آپؐ میں خدا تعالیٰ کی عظمت چمکتی ہے (۴) جس کے رہبر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہوں اس کے نصیبے کا سرا آسمان تک جا پہنچتا ہے (۵) میرا دل اور جان آپؐ کی یاد سے پُر ہے۔ خواب کے اندر بھی مجھے اور کوئی خیال نہیں آتا (۶) اے نیک مرد تیری غم خواری کی وجہ سے یہ کہہ رہا ہوں اور کسی غمخوار کی بات کی وجہ سے رنج محسوس نہیں کرنا چاہیئے (۷) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا انکار دلوں کی موت کا واضح نشان ہے (۸) سارا جہاں مُردہ اور بیمار ہے۔ خدائے کردگار کی طرف سے صرف آپؐ ہی زندہ ہیں۔

رونما ہونے کے بعد روحانی موت تو عود کرتی رہی اور معاشرتی برائیوں کی بھرمار کی وجہ سے دنیا پھر خدا تعالیٰ سے دُور ہو کر شیطان کے پھیلائے ہوئے جال میں پھنستی رہی اور خدا تعالیٰ ہر زمانہ میں آپ ہی کی قوتِ قدسیہ اور قوتِ احیاء کے ذریعہ سے روحانی حیات سے ہمکنار کرنے کا انتظام نہ کرتا تو پھر جملہ انبیاء کرام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت تعوذ باللہ مشکوک ہو جاتی لیکن اس خدا نے جس نے آپؐ کو قیامت تک کے واسطے روحانی مردوں کو زندہ کرنے والا رسول بنا کر بھیجا تھا۔ ایسا نہ چاہا بلکہ اس نے ایسا انتظام کیا کہ آپؐ ہی کی قوت قدسیہ اور قوت احیاء ہر زمانہ میں اپنا اثر دکھاتی اور روحانی مردوں کو زندہ کرتی چلی جائے یہاں تک کہ آخری زمانہ میں پوری دنیا میں روحانی انقلاب برپا ہوئے بغیر نہ رہے اور قیامت نہ آئے جب تک کہ پوری نوعِ انسانی آپؐ کے جھنڈے تلے آپؐ کے قدموں میں آ جمع نہ ہو چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آقا و مطاع آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی جملہ انبیاءؑ پر اس فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"پھر اس قیامت (یعنی احیاء موتیٰ) کا نمونہ صحابہؓ تک ہی محدود نہ رہا بلکہ اس خداوند قدیر نے جس نے ہر قوم اور ہر زمانہ اور ہر ملک کے لئے اُس بشیر و نذیر

باقی (دیکھیں صفحہ ۲۱ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت ﷺ کو تمام انبیاء اور تمام اولین اور آخرین پر فضیلت بخشی گئی

کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اور ہر ایک معرفت کا خزانہ آپکو عطا کیا گیا

آپ کی روحانی بعثت سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم آپکے آنے سے زندہ ہو گیا

توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی

(۱) " میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اُس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین اور آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذریت شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا۔ اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں "

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵، ۱۱۶ طبع اوّل)

(۲) " وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پُرزور دریائے کمالِ تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا ..... وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسانِ کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کیساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اے پیارے خدا! اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونسؑ اور ایوبؑ اور مسیحؑ بن مریم اور ملاکیؑ اور یحییٰ اور ذکریاؑ وغیرہ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی اگرچہ سب مقرب اور وجیہہ اور خدا تعالیٰ کے پیارے تھے یہ اُسی نبی کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین (اتمام الحجۃ صفحہ ۲۸ طبع اوّل)

(۳) " اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ و افضل سب نبیوں سے اور اتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں جن کی پیروی سے خدائے تعالیٰ ملتا ہے اور ظلماتی پردے اٹھتے ہیں اور اس جہان میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں "

(براہین احمدیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۴۶۷ طبع اوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منظوم عربی کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفاتِ حسنہ

یَا قَلْبِیَ اذْکُرْ اَحْمَدَا
عَیْنَ الْھُدٰی مُفْنِی الْعِدَا

اے میرے دل احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کر جو ہدایت کا سرچشمہ اور دشمنوں کو فنا کرنیوالے ہیں

بَرًّا کَرِیْمًا مُحْسِنًا
بَحْرَ الْعَطَایَا وَالْجَدَا

جو نیک ہیں کریم ہیں محسن ہیں اور بخششوں اور سخاوتوں کا سمندر ہیں

بَدْرٌ مُّنِیْرٌ زَاھِرٌ
فِیْ کُلِّ وَصْفٍ حُمِّدَا

جو چودھویں رات کا منوّر اور روشن چاند ہیں اور ہر بات میں آپؐ کی تعریف کی گئی ہے

اِحْسَانُہٗ یُصْبِی الْقُلُوْبَ
وَحُسْنُہٗ یُرْوِی الصَّدَا

آپؐ کے احسان دلوں کو مائل کرتے ہیں اور آپؐ کا حُسن پیاس بجھاتا ہے

وَالْحَقُّ لَا یَسَعُ الْوَرٰی
اِنْکَارَہٗ لَمَّا بَدَا

اور حق ایسی چیز ہے کہ ممکن نہیں کہ جب وہ ظاہر ہو تو مخلوق اس کا انکار کر سکے

نُوْرٌ مِّنَ اللّٰہِ الَّذِیْ
اَحْیَا الْعُلُوْمَ تَجَدُّدًا

آپؐ اللہ تعالیٰ کے نور ہیں جس نے علوم کے نئے پیرایہ میں زندہ کیا

اَلْمُصْطَفٰی وَالْمُجْتَبٰی
وَالْمُقْتَدٰی وَالْمُجْتَدٰی

آپ مصطفےٰؐ ہیں، مجتبےٰؐ ہیں۔ مقتدا ہیں اور آپؐ سے بخشش طلب کی جاتی ہے

(کرامات الصادقین)

منظوم اردو کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام:

مصطفےٰؐ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں، دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

مصطفےٰؐ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اُس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جامِ لبالب ہے پلایا ہم نے

کافر و ملحد و دجّال ہمیں کہتے ہیں
نام کیا کیا غمِ ملّت میں رکھایا ہم نے

تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ!
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

تیری اُلفت سے ہے معمور مرا ہر ذرّہ
اپنے سینے میں یہ اک شہر بسایا ہم نے

شانِ حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے
تیرے پانے سے ہی اُس ذات کو پایا ہم نے

دلبرا مجھ کو قسم ہے تیری یکتائی کی
آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہم نے

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

قوم کے ظلم سے تنگ آکے مرے پیارے آج
شورِ محشر ترے کوچہ میں مچایا ہم نے

(آئینہ کمالاتِ اسلام)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ربّ کی تمام صفات کو اپنی ذات کے ہر پہلو میں اسطرح جذب کر لیا کہ گویا آپؐ خدا نما وجود بن گئے

آپؐ اس رنگ میں خدا نما وجود بنے کہ جس کا تصور بھی پہلے انسان کیلئے ممکن نہیں تھا اسی لئے آپؐ اسوۂ حسنہ قرار پائے

حکمت کا سب سے بڑا شہزادہ جو دنیا میں ظاہر ہوا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں

(۱) "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کامل اسوہ بنائے گئے، سو آپؐ اسی طریق پر کامل اسوہ ٹھہرے کہ اپنے ربّ کی تمام صفات کو اپنی ذات کے ہر پہلو میں اسطرح جذب کر لیا کہ گویا آپؐ خدا نما وجود بن گئے۔ ایک ایسا خدا نما وجود جس کا تصور بھی پہلے انسان کیلئے ممکن نہیں تھا تب آپؐ بندوں پر مہربان ہوئے جیسا کہ فرمایا بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (التوبۃ) اور سارے عالمین کیلئے رحمت بن گئے جیسے فرمایا وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (انبیاء) چنانچہ جب بندے کو خدا کی صفات عطا ہو جائیں تو پھر خدا تعالیٰ اس کے ہاتھ میں بندوں کی تقدیر دیدیا کرتا ہے اسی مضمون کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ کوئی نبی خدا کی صفتِ مالک یوم الدین کا اس طرح مظہر نہیں بنا ان معنوں میں کہ خدا نے اسکو مالکیت عطا فرمائی ہو جسطرح حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کیونکہ آپؐ کامل طور پر اسی طرح خدا کے ہو گئے کہ خدا کی مخلوق پھر کامل طور پر آپؐ کے سپرد کر دی گئی اور ان معنوں میں آپؐ مالک یوم الدین بنائے گئے پھر اسی مضمون کو جب آگے چلا کر دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دن شفاعت کرنیوالا وجود حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اور اس لئے آپکو شفاعت کے لائق ٹھہرایا گیا کہ اس دنیا میں آپؐ مالک بننے کے اہل قرار دیئے گئے تب اُس دنیا میں بھی آپؐ کو شفاعت کا حق دیا گیا کیونکہ بغیر کسی استحقاق کے بخشش کا تصور مالکیت کے سوا ممکن نہیں اور وہ وجود جو اپنے ربّ، اپنے مالک کے سب سے زیادہ قریب تھا وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی تھے۔"

(خطبہ فرمودہ ۱۹ر نومبر ۱۹۸۲ء مطبوعہ الفضل ۲۶ر فروری ۱۹۸۳ء صـ۳)

(۲) "پس جہاں تک اسوۂ حسنہ کا تعلق ہے وہ ایک ہی ہے یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ۔ ہمارے اپنے پیمانے، ہماری ذاتی اصلاح کے پیمانے سب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیمانے پر جا کر ختم ہو جاتے ہیں وہی ایک کسوٹی ہے۔"

(خطبہ فرمودہ ۱۲ر نومبر ۱۹۸۲ء مطبوعہ الفضل ۲۱ر نومبر ۱۹۸۲ء صـ۳)

(۳) "حکمت کا سب سے بڑا شہزادہ جو دنیا میں ظاہر ہوا وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں پس آپؐ نے ادنیٰ کو قربان کیا اعلیٰ کی خاطر اور خود کیا ہو گئے، دیکھئے ایک طرف انسان بندروں میں منتقل ہو رہا ہے ادنیٰ جانوروں میں تبدیل ہو رہا ہے اور دوسری طرف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس رستہ کو اختیار کر کے کیا بن گئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (الانفال آیت: ۱۸)

یعنی اے میرے بندے تُو وہ ہو چکا ہے کہ جب تُو نے تیر چلایا تو تُو نے وہ تیر نہیں چلایا خدا نے تیر چلایا۔ تُو نے اپنے وجود کو کامل طور پر اپنے ربّ میں کھو دیا ہے تیری ہر حرکت اور ہر سکون خدا کی حرکت اور خدا کے سکون میں تبدیل ہو چکا ہے۔"

(لجنہ اماء اللہ کراچی سے خطاب بتاریخ ۲۹ر جولائی ۱۹۸۲ء مطبوعہ الفضل ۲۵ر اکتوبر ۱۹۸۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تخلیقِ کائنات کا مقصود
شاہِ لولاک

محمدؐ کی گر رہنمائی نہ ہوتی — خدا تک بشر کی رسائی نہ ہوتی
بشر تا ابد دور رہتا خدا سے — کوئی باہمی آشنائی نہ ہوتی
کبھی بھاگتا ڈر کے باطل نہ حق سے — صداقت کی جلوہ نمائی نہ ہوتی
جو بہتا نہ دھارا فیوضِ نبیؐ کا — رسالت رسولوں نے پائی نہ ہوتی
نہ کفر اور الحاد دنیا سے مٹتے — زمانے پہ توحید چھائی نہ ہوتی
ملائک پہ جنوں پہ نوعِ بشر پر — خدا کی عیاں دلربائی نہ ہوتی

زمیں رہتی ظلمت کا مسکن ہمیشہ
کہیں صدق کی روشنائی نہ ہوتی

فدایانِ صدق و صفا کے دلوں پر — گھٹا رحمتِ حق کی چھائی نہ ہوتی
بھنور میں پھنسی رہتی ناؤ بشر کی — اور اس کی کبھی ناخدائی نہ ہوتی
کوئی مان سکتا نہ موسیٰؑ کو سچا — مسیحاؑ کی معجز نمائی نہ ہوتی
کبھی بدھ نے یزداں کو پایا نہ ہوتا — کنہیا نے بنسی بجائی نہ ہوتی

اگر شاہِ بطحاؐ نہ مبعوث ہوتے
تو بطحاؐ نے یہ شان پائی نہ ہوتی

نہ اُمّ القریٰ ہوتی مکہ کی بستی — جہاں بھر کی اس میں بھلائی نہ ہوتی
مدینہ نہ یثرب کو کوئی بھی کہتا — کبھی اس کو حاصل بڑائی نہ ہوتی
درخشاں نہ ہوتے یہ افلاک سارے — یہ دھرتی بھی یوں جگمگائی نہ ہوتی
امامِ زمانہ نے آ کر خدا کی — یہ شانِ جمالی دکھائی نہ ہوتی

نہ ہوتی اگر ذاتِ اقدس نبیؐ کی
خدا نے یہ دنیا بنائی نہ ہوتی

محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ و جزائر فجی

خراجِ عشق و عقیدت

خراجِ عشق و عقیدت بہ بارگاہِ جمال
ادا کروں میں کما حقہٗ ہے سخت محال
نہ علم ہے کہ میں شایانِ شان اس کے لکھوں
نہ لفظ ہیں کہ کروں اس کی مدح حسبِ حال
نہ مقدرت کہ بیاں اس کی خوبیوں کا کروں
ثنا میں اس کی کروں مجھ میں حوصلہ نہ مجال
نہیں زبان میں یارا کہ نعت اس کی کہوں
ستائش اس کی کروں میں نہیں ہے تابِ مقال
مقام اس کا ورائے تصور و تخیل
ہے شان اس کی فزوں تر ز حد وہم و خیال
ملا ہے ختمِ نبوت کا منصب عالی
ملا اسی سے ہے انسانیت کو عز و جلال
درود اس پہ پڑھا جائے گا قیامت تک
یقیں رہے یہ ہے تقدیرِ ایزدِ متعال
ہے ختم اس پہ نبوت مگر بہ ایں معنی
ہوا ہے اور نہ ہوگا کوئی بھی اس کی مثال
رہے گا فیض و کمال اس کا حشر تک جاری
کبھی نہ دیکھے گا فیض و کمال اس کا زوال
مسیحؑ و مہدیٔ موعودؑ اس کی امت میں
خدائے زندہ کے امت پہ بیکراں افضال
صلیب ٹوٹے گی، توحید سرخرو ہوگی
مسیحؑ جیتے گا اور مات کھائے گا دجال
چلا جو جائے گا ایماں ثریا پر بھی اسے
اتار لائیں گے فارس کے چند عظیم رجال
غلامِ احمدِ مختار کے طفیل اک دن
جہاں میں شوکتِ اسلام ہوگی پھر سے بحال
جہاں میں پھیلے گا اسلام چار سو محمودؔ
بہ فضلِ ایزدِ منان و محسن و متعال

مرزا محمود احمد - دارالصدر غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

ایک عدیم المثال داعی الی اللہ کی حیثیت سے

محمدؐ جو ہمارا پیشوا ہے
ہوا اس کے نام پر قربان سب کچھ
خدا کو اس سے مل کر ہم نے پایا

محمدؐ جو کہ محبوبِ خدا ہے
کہ وہ شاہنشہِ ہر دو سرا ہے
وہی اِک راہ دیں کا رہنما ہے

(کلام محمود)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد
مؤرخ احمدیت

آسمانی تاج

اگرچہ تمام انبیاء خدا کی قرناء تھے، جن کا مقصدِ بعثت اعلائے کلمۃ اللہ کے سوا کچھ نہیں تھا۔ مگر یہ فخر اور امتیاز سید الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی حاصل ہے کہ اللہ جلشانہٗ نے سورۂ احزاب میں خاتم النبیین کے منفرد اور مثالی منصب کی طرح داعی الی اللہ کا سب سے مرصع اور درخشندہ آسمانی تاج بھی صرف اور صرف آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا۔ جس میں یہ نہایت درجہ لطیف اشارہ ہے کہ آپؐ دعوت الی اللہ کے اس آخری اور عالمگیر مقام پر فائز ہیں جہاں تبلیغِ حق کی تمام رفعتیں ختم ہو جاتی ہیں۔

منادی کا آغاز

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے "اِقْرَءْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ" (سورۂ علق: ۲) کی صدائے ربانی پر خدائے واحد کے پیغام کی منادی کا آغاز فرمایا۔ جس پر بوڑھوں میں سے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضؓ خواتین میں سے حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضؓ، بچوں میں سے سیدنا حضرت علی رضؓ ابن ابی طالب اور غلاموں میں سے حضرت زید رضؓ بن حارثہ سب سے پہلے داخلِ اسلام ہوئے۔ دنیا میں اسلام کا یہ پہلا قافلہ تھا۔ تین برس تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت خاموشی اور رازداری کے ساتھ فریضۂ تبلیغ ادا فرمایا۔ بعد ازاں

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ (حجر: ۹۵)

کا فرمان ملتے ہی پہلے تو کوہ صفا پر قریش کے ایک بڑے اجتماع کو تبلیغی خطاب فرمایا اور پھر حرمِ کعبہ میں بُت پرستی کے خلاف علمِ جہاد بلند کرتے ہوئے توحید کا اعلان کیا جو کفارِ مکہ کے مذہب کے خلاف زبردست چیلنج تھا اور ان کے نزدیک خدا کے گھر کی کھلی توہین تھی لہٰذا انہوں نے فوراً ہنگامہ بپا کر دیا۔ چاروں طرف سے لوگ شہ لولاک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ٹوٹ پڑے۔ آپؐ کے ربیب حضرت حارث بن ابی ہالہ نے بچانا چاہا لیکن انہیں نہایت بیدردی سے شہید کر دیا گیا[1] اسلام کی راہ میں یہ پہلا خون تھا جس سے خانہ کعبہ کی پاک سرزمین رنگین ہوئی۔

مخالفت کا طوفان

اس واقعہ کے بعد پورے عرب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مخالفت کا ہولناک طوفان اٹھ کھڑا ہوا اور نہ صرف حضرت بلال رضؓ حضرت صہیب رضؓ، حضرت عمار رضؓ، حضرت عثمان رضؓ حضرت زبیر رضؓ بن العوام، حضرت ابوذر غفاری رضؓ اور دوسرے بلند پایہ صحابہ اور صحابیات پر جور و ستم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے بلکہ خود آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر مظالم کی انتہا کر دی گئی، مسجدِ حرام میں عین نماز کے وقت آپؐ کی گردن مبارک میں پٹکا ڈال کر کھینچا گیا۔ یہاں تک کہ آپؐ کی آنکھیں باہر نکل آئیں ایک دوسرے موقعہ پر سجدہ کے دوران پشتِ مبارک پر اونٹ کی اوجھڑی ڈال دی گئی[2] شہنشاہِ دو عالمؐ بازار سے گزرتے تو اوباش آوازے کستے۔ ایک شریر نے ایک دفعہ حضورؐ پر خاک ڈالی حضورؐ اسی حالت میں گھر تشریف لائے۔ آپؐ کی ایک صاحبزادی نے دیکھا تو زار زار رونے لگیں۔ آنحضرتؐ نے ان کو تسلی دی اور فرمایا بیٹی آہ و بکا نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے باپ کی خود حفاظت کرے گا۔ تاریخ میں ہے کہ آنحضرت صفا پہاڑی پر بیٹھے تھے کہ ابوجہل نے آپؐ کی شانِ اقدس میں گستاخی کرتے ہوئے گالیاں دیں، حضورؐ اس کی مغلظات سنتے رہے اور خاموشی سے اٹھ کر واپس گھر تشریف لے آئے۔ جوں جوں کافروں کی آتشِ انتقام تیز اور وسیع تر ہوتی گئی۔ آنحضرتؐ کے جذبۂ تبلیغ میں بھی حیرت انگیز طور پر اضافہ ہوتا چلا گیا۔

وفد قریش اور آنحضرتؐ کا پُرشوکت جواب

قریشِ مکہ کے وفد کا حضرت ابوطالب سے احتجاج اور آنحضرتؐ کے باطلِ شکن جواب کا واقعہ اگرچہ مستند روایات میں محفوظ ہے مگر تیرہ صدیوں کے بعد اس کی جو تفصیل اللہ تعالیٰ نے آنحضور کے فرزند جلیل مسیح محمدی علیہ السلام پر الہاماً نازل فرمائی جو میں اس وقت ازالہ اوہام سے بیان کرتا ہوں آپ فرماتے ہیں۔

"ابوطالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا کر کہا۔ میں تجھے خیر خواہی کی راہ سے کہتا ہوں کہ اپنی زبان کو تھام اور دشنام دہی سے باز آجا ورنہ میں قوم کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں کہا یہ دشنام دہی نہیں ہے بلکہ اظہار واقعہ اور نفس الامر کا عین محل پر بیان ہے۔ اور یہی تو کام ہے جس کے لیے میں بھیجا گیا ہوں اگر اس سے مجھے مرنا درپیش ہے تو میں بخوشی اپنے لیے اس موت کو قبول کرتا ہوں۔ میری زندگی اسی راہ میں وقف ہے میں موت کے ڈر سے اظہارِ حق سے رُک نہیں سکتا۔ اور اے چچا اگر تجھے اپنی کمزوری اور تکلیف کا خیال ہے تو مجھے پناہ میں رکھنے سے دست بردار ہو جا۔ بخدا مجھے تیری کچھ بھی حاجت نہیں۔ میں احکامِ الٰہی کے پہنچانے سے کبھی نہیں رکوں گا۔ مجھے اپنے مولیٰ کے احکام جان سے زیادہ عزیز ہیں بخدا اگر میں اس راہ میں مارا جاؤں تو چاہتا ہوں کہ پھر بار بار زندہ ہو کر ہمیشہ اسی راہ میں مرتا رہوں۔ یہ خوف کی جگہ نہیں بلکہ مجھے اس میں بے انتہا لذت ہے کہ اس کی راہ میں دکھ اٹھاؤں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ تقریر کر رہے تھے اور چہرہ پر سچائی اور نورانیت سے

---

[1] اصابہ حالات حارث رضؓ ابن ابی ہالہ "سیرت النبی" جلد اوّل صفحہ ۲۱۴ (از علامہ شبلی نعمانی مرحوم)

[2] دیباچہ تفسیر القرآن از حضرت مصلح موعودؓ صفحہ ۸۲ "سیرت النبی" جلد ۱ صفحہ ۲۵۱ - صفحہ ۲۵۸ (از علامہ شبلی نعمانی مرحوم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھری ہوئی رقت نمایاں ہو رہی تھی۔ اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ تقریر ختم کر چکے تو حق کی روشنی کو دیکھ کر بے اختیار ابو طالب کے آنسو جاری ہو گئے اور کہا کہ میں تیری اس اعلیٰ حالت سے بے خبر تھا۔ تو اور ہی رنگ میں اور اور ہی شان میں ہے۔ جا اپنے کام میں لگا رہ۔ جب تک میں زندہ ہوں جہاں تک میری طاقت ہے، میں تیرا ساتھ دوں گا۔[1]

محاصرہ

اس واقعہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کو "شعب ابی طالب" کی گھاٹی میں اڑھائی تین سال تک ظالمانہ طور پر نظر بند کر دیا گیا۔ اسی زمانہ میں آپؐ نے حج کے موقع پر آنے والے قبائل سے ملاقاتیں کیں نیز عکاظ کے مشہور قومی میلہ میں تشریف لے گئے اور بیرونی عربوں کی فرودگاہوں پر جا جا کر دعوتِ اسلام دی۔

سفر طائف

ازاں بعد جب محاصرہ اٹھ گیا تو حضورؐ نے طائف کے رؤساء پر اتمام حجت کرنے کے لیے چالیس میل کا طویل سفر اختیار فرمایا مگر ان بدبختوں نے کتے اپنے ساتھ لیے۔ شہر کے اوباش لڑکوں کی جھولیوں میں پتھر ڈال کر آپؐ کے پیچھے لگا دیا۔ جنہوں نے آپؐ پر نہایت بے دردی سے پتھر برسانے شروع کر دیئے۔ جس سے آپؐ کا سارا بدن لہولہان ہو گیا اور زمین آپؐ کے اس مقدس خون سے گویا تر بتر ہو گئی جس کا ایک ایک قطرہ پوری کائنات سے زیادہ قیمتی اور بابرکت تھا۔ یہ لوگ برابر تین میل تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دیتے اور سنگباری کرتے رہے۔ اس دوران پہاڑوں کا فرشتہ حاضر ہوا کہ مجھے خدا نے بھیجا ہے تا اگر حکم ہو تو میں طائف کے دونوں پہاڑ پیوست کر کے اہل طائف کو صفحہ ہستی سے مٹا ڈالوں۔ مگر رحمۃ للعالمین نے جواب دیا۔

ہرگز نہیں! مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ انہی میں سے وہ لوگ پیدا کر دے گا جو خدائے واحد کے سچے پرستار ہوں گے۔[2]

اگر اسلام پر ایمان یہ ناداں نہیں لاتے
جنابِ کبریا کے ظلِ رحمت میں نہیں آتے
مگر اک دن ضرور اللہ کو پہچان جائیں گے
درِ توحید پر آ کر کبھی تو سر جھکائیں گے
دعائے قہر کیوں مانگوں یہ نافہم اور غافل ہیں
بشر ہیں، بے خبر انسان ہیں گمراہِ منزل ہیں
الٰہی رحم کر طائف کے گم گشتہ مکینوں پر
بچھا دے رحمتوں کے پھول پتھریلی زمینوں پر

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زخموں سے نڈھال ہو کر ایک باغ کے سایہ میں پہنچے۔ آپؐ کی دردناک کیفیت دیکھ کر باغ کے مالکوں نے انگوروں کا ایک تھال اپنے غلام عداس کو دیا اور کہا کہ آپؐ کو دیں۔ غلام نے انگور پیش کئے تو حضور نے دریافت فرمایا تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ اس نے کہا کہ میں نینوا کا رہنے والا ہوں۔ اس پر حضورؐ نے اسے تبلیغ اسلام کی اور فرمایا کہ یونس بن متی جو میری طرح خدا کا ایک نبی تھا نینوا کا ہی باشندہ تھا۔ ان اثر انگیز کلمات سے عداس کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہو گئیں اور وہ نورِ ایمان سے منور ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے لپٹ گیا اور آپؐ کے مبارک ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دینے لگا۔

مدنی دور

یہ چند ایمان افروز واقعات جو نمونۃً عرض کئے گئے ہیں آنحضرتؐ کے مکی دور کے ہیں جہاں تک مدنی دور کا تعلق ہے اس کی ایک ساعت تبلیغی معرکوں اور کارناموں سے بھری پڑی ہے۔ یہی وہ یادگار زمانہ ہے جس میں حضور نے ایک طرف تو اس وقت کے تمام مشہور بادشاہوں اور فرمانرواؤں کو تبلیغی مکاتیب بھیجے[3] اور دوسری طرف عرب کے گوشہ گوشہ سے آنے والے وفود کو اپنی زبان مبارک سے خدا کا پیغام پہنچایا جس سے یدخلون فی دین اللہ افواجاً کا نظارہ سامنے آ گیا۔

دعوتِ محمدی کی امتیازی خصوصیت

اب مجھے قرآن مجید کے ایک عظیم سربستہ راز کی طرف متوجہ کرنا ہے اور وہ یہ کہ ایک مثالی داعی الی اللہ ہونے کی حیثیت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی شان یہ تھی کہ آپؐ نے دنیا کو اپنے رب کی طرف محض دعوت نہیں دی تھی بلکہ علیٰ وجہ البصیرت بلایا تھا جیسا کہ خدائے عزوجل فرماتا ہے:۔

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (یوسف ۱۰۹)

یا رسول اللہ کہہ دو کہ یہ میری راہ ہے۔ میں اور میرے سچے متبعین بصیرت کاملہ کے ساتھ اللہ کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ اللہ ہر نقص سے پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

زبان عرب کے فاضل محققوں اور ایسے عربی جیسے اکابر صوفیہ کے نزدیک بصیرت کے معنی عقل و ذہانت اور دلیل و حجت ہی کے نہیں بلکہ مشاہدہ یعنی وحی و الہام کے بھی ہیں۔ چنانچہ سیرت نبوی کے افق پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان فرمودہ زبردست عقلی دلائل اور قبولیت دعا اور آسمانی معجزات و نشانات بے شمار ستاروں کی مانند جگمگا رہے ہیں۔

عقلی دلائل

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشمار عقلی دلائل سے غیر مسلموں پر اسلام اور توحید کی حقانیت واضح فرمائی۔ عیسائیوں کے مشہور وفد نجران کی گفتگو ان دلائل کا ایک بہترین نمونہ ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب دوسرے بادشاہوں کو تبلیغی خطوط ارسال فرمائے تو ان کو بھی دعوتِ اسلام دی۔ ۱۰ھ میں نجران کا ایک وفد پورے تزک و احتشام کے ساتھ مدینہ حاضر ہوا۔ آنحضرتؐ نے سب ارکان وفد کو مسجد نبوی میں اتارا اور انہیں مسجد میں ہی اپنی مخصوص عبادت بجا لانے کی اجازت دی۔ عبادت کے بعد آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس وفد کو جو عیسائی دنیا کا ایک نمائندہ وفد تھا توحید کا بلیغ وعظ فرمایا۔ وہ کہنے لگے اگر یسوع مسیح خدا کا بیٹا نہیں تو اس کا باپ کون ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیساختہ ارشاد فرمایا کہ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ لَا يَكُوْنُ وَلَدٌ اِلَّا وَيُشْبِهُ اَبَاهُ۔ کیا تمہیں علم نہیں کہ ہر بیٹا اپنے باپ کے مشابہ ہوتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یقیناً۔ اس پر آنحضرتؐ نے پورے جلال کے ساتھ فرمایا:۔

اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَبَّنَا حَيٌّ لَا يَمُوْتُ وَاِنَّ عِيْسٰى اَتٰى عَلَيْهِ الْفَنَاءُ (اسباب النزول از علامہ واحدی نیشاپوری متوفی ۴۶۸ھ)

یعنی کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب زندہ ہے کبھی نہیں مرتا مگر حضرت عیسےٰ فوت ہو چکے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس زبردست دلیل کے سامنے ان عیسائی راہنماؤں کو (جو بڑے طمطراق اور سج دھج سے مدینہ میں پہنچے تھے) دم مارنے کی مجال نہ ہوئی اور وہ بالکل ساکت و صامت ہو کے رہ گئے۔

قبولیت دعا

دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیشمار نشان قبولیت دعا کے ظاہر ہوئے اور بہت سی سعید روحیں (جن میں حضرت عمرؓ فاروق سرفہرست ہیں۔ آپؐ کی دعاؤں کی برکت سے ہی داخل اسلام ہوئے حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الخصائص الکبریٰ میں بہت سے واقعات نبوی بیان فرمائے ہیں۔ جن کا مطالعہ کر کے ایمان تازہ اور روح زندہ ہوتی ہے۔ اور دراصل آنحضرتؐ کو دعوت الی اللہ میں جو شاندار فتوحات حاصل ہوئیں اس کے پس منظر میں حضور کی پرسوز دعائیں ہی کارفرما تھیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب انقلاب آ گیا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک مرتبہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا۔ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں

---

[1] دیباچہ تفسیر القرآن ص ۱۹۳-۱۹۶ سیرت خاتم النبیین حصہ اول صفحہ ۲۳۸

[2] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو کتاب "مکتوبات نبوی صلے اللہ علیہ وسلم" تالیف مولانا سید محبوب رضوی ناشر ادارہ اسلامیات لاہور [3] "زاد المعاد" از حضرت امام ابن قیمؒ) و سیرت النبی از علامہ شبلی نعمانی جلد ۲ ص ۷۳ تا ص ۷۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔"

(برکات الدعا صفحہ ۱۱)

آنحضرتؐ کے حیرت انگیز معجزات

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعوت الی اللہ میں معجزات و نشانات کو بھی ایک بنیادی حیثیت حاصل تھی۔ جس کے نتیجہ میں کثرت سے سعید روحیں آپؐ کے قدموں میں آگئیں۔ عہد نبوی کی تاریخ حیرت انگیز آیات و کرامات اور نشانات و معجزات کا ایک بحر مواج ہے اگر کوئی شخص دیانتداری سے صرف اس ایک نشان پر ہی غور کرے جو کسریٰ کی ہلاکت سے متعلق وقوع میں آیا تو ناممکن ہے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں نہ آجائے۔ اس ایمان افروز واقعہ کی تفصیل امام آخر الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قلم مبارک سے درج کرتا ہوں فرماتے ہیں:-

"ایک خبیث اور پلید دل بادشاہ کسریٰ ایران کے فرمانروا نے غصہ میں آکر آپؐ کے پکڑنے کے لئے سپاہی بھیج دیئے۔ وہ شام کے قریب پہنچے اور کہا کہ ہمیں گرفتاری کا حکم ہے۔ آپ نے اس بے ہودہ بات سے اعراض کر کے فرمایا تم اسلام قبول کرو۔ اس وقت آپؐ صرف دو چار اصحاب کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے۔ مگر ربانی رعب سے وہ دونوں بید کی طرح کانپ رہے تھے۔ آخر انہوں نے کہا کہ ہمارے خداوند کے حکم یعنی گرفتاری کی نسبت جناب عالی کا کیا جواب ہے؟ کہ ہم جواب ہی لے جائیں۔ حضرت نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا کل تمہیں جواب ملے گا۔ صبح کو جو وہ حاضر ہوئے تو آنجنابؐ نے فرمایا وہ جسے تم خداوند خداوند کہتے ہو وہ خداوند نہیں ہے خداوند وہ ہے جس پر موت اور فنا طاری نہیں ہوتی۔ مگر تمہارا خداوند آج رات کو مارا گیا۔ میرے سچے خداوند نے اسی کے بیٹے شیرویہ کو مسلط کر دیا سو وہ آج رات اس کے ہاتھ سے قتل ہو گیا اور یہی جواب ہے۔ یہ بڑا معجزہ تھا۔ اس کو دیکھ کر اس ملک کے ہزارہا لوگ ایمان لائے کیونکہ اسی رات درحقیقت خسرو پرویز یعنی کسریٰ مارا گیا تھا۔"

(نور القرآن ۲ صفحہ ۶-۷)

یہ ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان دعوت الی اللہ کی معراج! جس کے ذریعہ دنیا نے زندہ خدا کی بے شمار تجلیات کا نظارہ دیکھا، خدا کی تائید و نصرت کا بارش کے قطروں کی طرح نزول ہوا کفر کے جھنڈے سرنگوں ہو گئے اور حق کا بول بالا ہوا

تائید الٰہی کا ایمان افروز منظر

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:-

"کیا یہ حیرت انگیز ماجرا نہیں کہ ایک بے زر بے زور بے کس اُمی یتیم تن تنہا غریب ایسے زمانے میں کہ جس میں ہر ایک قوم پوری پوری طاقت مالی اور فوجی اور علمی رکھتی تھی ایسی دشمن تعلیم لایا کہ براہین قاطعہ اور حجج واضحہ سے سب کی زبان بند کر دی اور بڑے بڑے لوگوں کی جو حکیم بنے پھرتے تھے اور فیلسوف کہلاتے تھے، فاش غلطیاں نکالیں اور پھر باوجود بے کسی اور غریبی کے زور بھی ایسا دکھایا کہ بادشاہوں کو تختوں سے گرا دیا اور انہی تختوں پر غریبوں کو بٹھایا، اگر یہ خدا کی تائید نہیں تھی تو اور کیا تھی؟ کیا تمام دنیا پر عقل اور علم اور طاقت اور زور میں غالب آجانا بغیر تائید الٰہی کے بھی ہوا کرتا ہے؟ خیال رکھنا چاہیئے کہ جب آنحضرتؐ نے پہلے پہل مکے کے لوگوں میں منادی کی کہ میں نبی ہوں، اس وقت ان کے ہمراہ کون تھا اور کس بادشاہ کا خزانہ ان کے قبضہ میں آگیا تھا کہ جس سے اعتماد کر کے ساری دنیا سے مقابلہ کرنے کی ٹھہر گئی؟ یا کونسی فوج اکٹھی کر لی تھی کہ جس پر بھروسہ کر کے تمام بادشاہوں کے حملوں سے امن ہو گیا تھا، ہمارے مخالف بھی جانتے ہیں کہ اس وقت آنحضرتؐ زمین پر اکیلے اور بے کس اور بے سامان تھے، صرف ان کے ساتھ خدا تھا۔"

(براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۲۷-۱۲۸)

آسمانی بادشاہت کا قیام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قریباً چھ سو سال قبل حضرت مسیح جیسے برگزیدہ نبی نے دعا کی تھی کہ "اے خدا جس طرح آسمان پر تیری بادشاہت ہے اسی طرح زمین پر بھی ہو۔" آج دنیا کی ایک کثیر آبادی یسوع مسیح کی اطاعت کا دم بھرتی ہے۔ اٹلی، افغانستان، فرانس، سپین، جرمنی، پولینڈ، فلپائن اور امریکہ اور آسٹریلیا کی حکومتیں آپ کے سامنے عقیدت سے اپنا سر جھکاتی ہیں مگر انیس سو سال گزر گئے مگر حضرت مسیح کے ذریعہ آج تک خدا کی بادشاہت جو آسمان پر ہے زمین پر قائم نہیں ہو سکی۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعوت الی اللہ کا یہ کمال اعجاز ہے کہ حضورؐ اس دنیا سے رخصت نہیں ہوئے جب تک کہ خدا کی بادشاہت دوبارہ زمین پر پوری شان و شوکت سے قائم نہیں ہو گئی۔ انجیل کی رو سے مسیح ناصری کی تبلیغ صرف بارہ حواری پیدا کر سکی لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی ایسا انقلاب عظیم رونما ہوا کہ لاکھوں دل حق اور راستی کی طرف کھینچے گئے اور لاکھوں سینوں پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نقش جم گیا اور وہ جزیرہ عرب جو بجز بت پرستی کے اور کچھ نہیں جانتا تھا، سمندر کی طرح خدا کی توحید سے بھر گیا ہے

احییتَ اصواتَ القرونِ بجلوۃٍ
ماذا یُماثِلُکَ بِہٰذا الشانِ
فداکَ ابی وامی یا رسول اللہ آپؐ نے صدیوں کے مردے ایک ہی جلوہ سے زندہ کر دیئے۔ کون ہے جو اس شان میں آپؐ کا مقابلہ کر سکے

ایمان کا جزو اعظم

دعوت محمدی کی انہیں خارق عادت اور بے نظیر تاثیرات کی بنا پر حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں:-

میرا مذہب یہ ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو الگ کیا جاتا اور کل نبی جو اس وقت تک گزر چکے تھے، سب کے سب اکٹھے ہو کر وہ کام اور وہ اصلاح کرنا چاہتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کر گزرا کر سکتے ان میں وہ دل اور قوت نہ تھی جو ہمارے نبی کو ملی تھی۔ اگر کوئی کہے کہ یہ نبیوں کی معاذ اللہ سوء ادبی ہے، تو وہ نادان مجھ پر افترا کرے گا۔ میں نبیوں کی عزت و حرمت کرنا اپنے ایمان کا جزو سمجھتا ہوں۔

لیکن نبی کریم کی فضیلت کل انبیاء پر میرے ایمان کا جزو اعظم اور میرے رگ و ریشہ میں ملی ہوئی بات ہے یہ میرے اختیار میں نہیں کہ اس کو نکال دوں۔ بدنصیب اور آنکھ نہ رکھنے والا مخالف جو چاہے سو کہے۔ ہمارے نبی کریم صلعم نے وہ کام کیا ہے جو نہ الگ الگ اور نہ مل مل کر کسی سے ہو سکتا تھا۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

(باقی صفحہ ۱۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوبصورت اور مضبوط
دانت
- جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں
- ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں
- دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے
شریف ڈینٹل کلینک
نزد مسجد اقصیٰ ربوہ فون ۵۴۳
نظر اور دھوپ کی عینکوں کیلئے
شبیر آپٹیکل سروس

جاپان سے کاروبار کے متمنی حضرات متوجہ ہوں
• جاپان سے دنیا کے ہر ملک میں اشیاء اور • ری کنڈیشنڈ کاروں کی امپورٹ ایکسپورٹ کیلئے
ہماری خدمات حاضر ہیں
Minochan Corporation
3-12-2-101
SHIMOMEGURO
MEUGURO – KU
TOKYO-153
JAPAN
CABLE :- MINOCHANN TOKYO

جدید فیشن کے مطابق سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کے لئے
نیو پاک جیولرز
فون ۴۱۸۶۴۶ ، ۴۱۰۹۷۴
رہائش ۴۱۸۶۴۵
• ۱۱۱ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور
• ۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
• ۱۰ شادمان کالونی لاہور
پروپرائیٹر :- میاں عظیم قادر اینڈ سنز

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات ہر قسم
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص - مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار - فیصل آباد

قدرتی نعمت
قدرتی مٹھاس
قدرتی توانائی
پاکستان میں
تازہ پھلوں کے باغات
کے وسیع ترین سلسلہ سے
شیزان قدرت کی پیدا کردہ نعمتیں یکجا کر کے
آپ کی توانائی و تازگی کے لئے فوڈ پراڈکٹس کا
ایک وسیع انتخاب پیش کرتا ہے۔
• اسکواش • کارڈیئل • مارملیڈ • چٹنی
• شربت • جام • پکلز • مربہ جات
• جوس • جیلی • اچار • مٹر
شیزان
آپ کی زندگی کے لذیذ لمحے

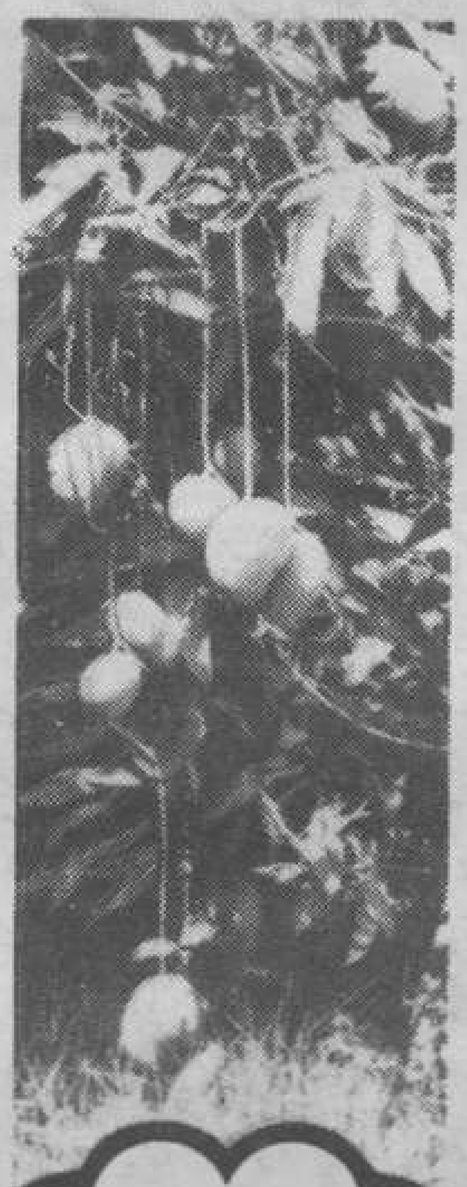

شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ - لاہور - کراچی
adcom 397-44-82

ہمیں بھی خدمت کا موقعہ دیں
یہاں پر ہر قسم کی گرل، کھڑکیاں، گیٹ، چارپائیاں، شیڈ، دروازے اور شٹر کے تسلی بخش کام کیلئے ہم سے رجوع فرمائیں
انصاف سٹیل ڈیکوریٹڈ ورکس
پروپرائیٹر اعجاز احمد
اقصیٰ چوک ربوہ

ٹیلیکس SI.LPK 4341
آفس ۲۲۴۸۳ ۲۷۶۱۶
ملز ۲۷۹۴۶ ۴۱۵۵۰
سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ
مقبول روڈ فیصل آباد
امپورٹر ◉ ایکسپورٹر
سفینہ بوسکی پرنٹ، فلیٹ رنگدار
ڈبل جارجٹ پرنٹ - فیروز روڈری پرنٹ
پردہ کلاتھ، پالیسٹر، لون، وائل -
جاذب نظر - دیدہ زیب
ہر گھر کی پسند
آفس :- مندر گلی ریلبازار فیصل آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا سے کیا مانگا

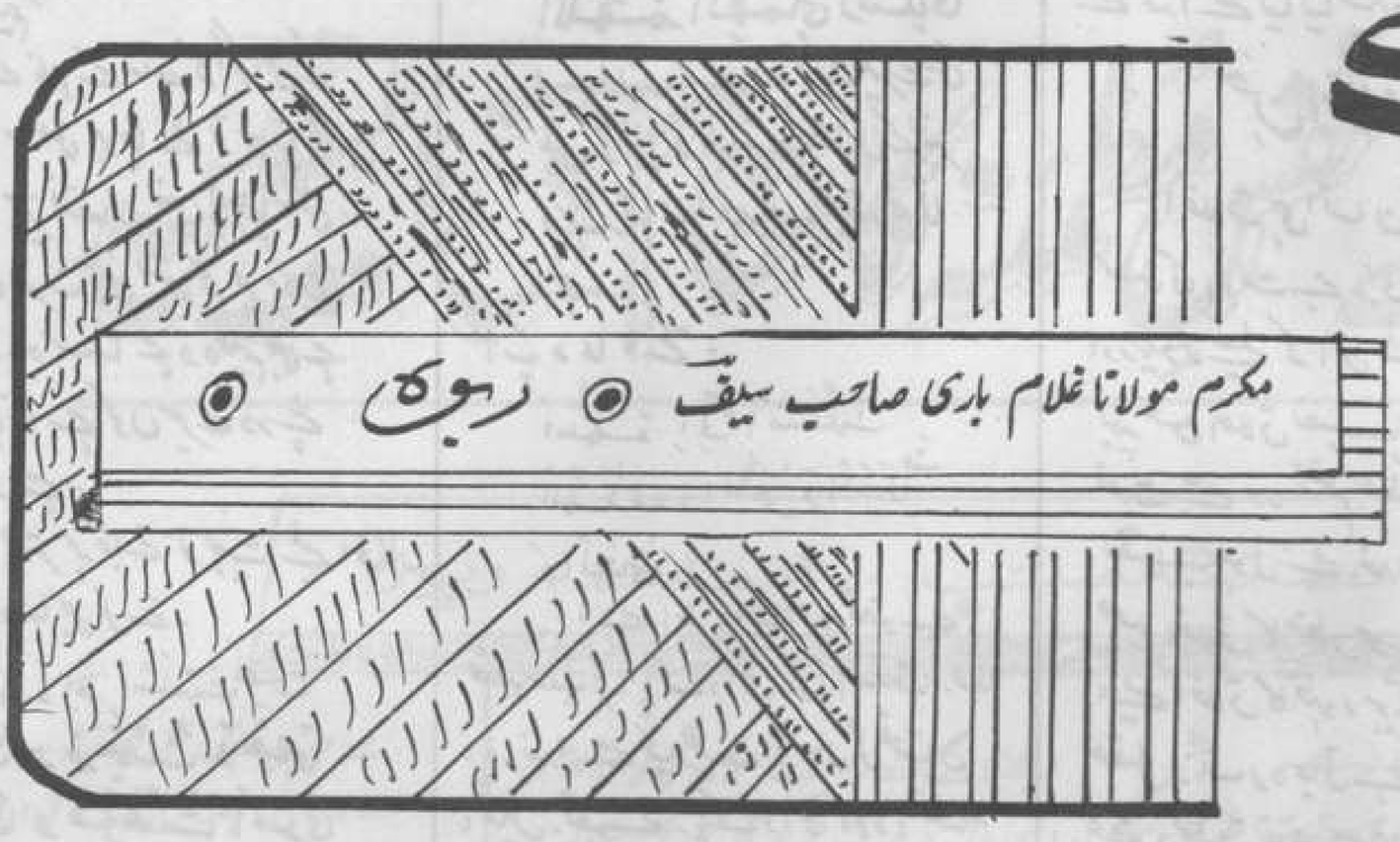

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کو محدثین نے جمع کر کے ہم پر احسانِ عظیم کیا ہے۔ امام ترمذی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب الدعوات کے تحت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کو سینتیس صفحات میں مدوّن کیا۔ عام کتابی سائز کے یہ قریباً ڈیڑھ صد صفحات بنتے ہیں اگر ترجمہ بھی کیا جائے تو قریباً تین صد صفحات بنیں گے۔

حبیب کبریا خدا کے عاشق ایسے کہ دشمن بھی پکار اٹھے۔ عَشِقَ مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے رب کے عاشق ہیں اور زبان بھی آپ کی ایسی کہ اَفْصَحَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ۔ ادب عربی کی تاریخ لکھنے والوں نے آپ کی فصاحت و بلاغت پر بہت لکھا۔ اس لئے آپ کی دعاؤں کا اصل لطف تو عربی زبان میں ہے۔ لیکن اگر آپ کی دعائیں حفظ نہ کی جا سکیں تو اس مفہوم کو مدنظر رکھ کر اپنی زبان میں دعائیں کیجئے۔ لیکن کچھ نہ کچھ دعائیں۔ کچھ فقرات ضرور یاد کیجئے کہ خدا کے محبوبؐ کی زبان میں دعائیں پروردگار کے ہاں یقیناً قبولیت کا شرف پاتی ہیں۔

دعا کے لغوی معنے پکار، اس کی طرف رغبت اور استعانت یعنی مدد چاہنے کے ہیں۔ لیکن اس کا حقیقی مفہوم آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

● اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ

(ترمذی ابواب الدعوات)

کہ عبادت کا مغز دعا ہے۔ اور ایک دوسری حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

● اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ

عبادت دعا ہی ہے۔ اس لئے محدثین نے کتاب الدعوات کے آغاز میں ذکرِ الٰہی کی فضیلت اور اس سے متعلق احادیث جمع کی ہیں کہ خدا کی یاد اس کی طرف توجہ اس کا ذکر بھی دعا ہے۔ اس باب میں وہ مشہور حدیث درج کی ہے۔

(۱) اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا: مِائَةً غَيْرَ وَاحِدَةٍ مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ

(ترمذی ابواب الدعوات)

کہ اللہ کے سو سے ایک کم ننانوے نام ہیں۔ جس نے انہیں شمار کیا وہ جنت میں جائے گا۔ کہ یہ بھی دعا ہے کہ اس کی صفات پر غور کرو۔ اس کا نام لیتے رہو۔ انسان اسوقت کسی کو پکارتا ہے جب اس کی احتیاج ہو۔ پس ذکرِ الٰہی یعنی اس کا نام لینا اس سے حاجت روائی کرنا یہ بھی دعا ہے۔ خواہ آپ ہاتھ اس کی طرف بلند کرتے ہیں۔ یا دل اسکے حضور جھکا دیتے ہیں۔ اس کی عظمت کا اظہار کرتے ہیں اور اپنی بے بسی بے کسی کا اعتراف کرتے ہیں۔ یہ بھی دعا ہے۔ عبادت ہے۔

حضرت عائشہؓ سے مروی حدیث ہے:

(۲) يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ

(ترمذی کتاب الدعوات)

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت خدا کو یاد رکھتے تھے یا اس کا ذکر کرتے تھے

ایک بار ایک شخص آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ فرائض اور سنن تو بہت ہیں۔ ایسی کوئی چیز بتا دیجئے جسے میں مضبوطی سے تھام لوں اس سے چمٹ جاؤں۔ آپ نے فرمایا:

(۳) لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔

کہ تیری زبان ہمیشہ ذکرِ الٰہی سے تر رہے۔ جسے کہتے ہیں دست در کار و دل بایار۔ آپ کسی کام کا آغاز کرتے ہیں تو خدا کے نام سے کیجئے صرف تسبیح پر ہی اس کے نام کی مالا جپنے کا نام ذکر نہیں۔ اگر آپ کا اٹھنا بیٹھنا۔ آپ کی زندگی، آپ کی معیشت و معاش اس کے لئے ہے تو یہ سب عبادت ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تیرا اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالنا بھی نیکی ہے۔ بشرطیکہ ہم خدا کے لئے یہ فعل کریں۔

اس کے بعد سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب مانگنا ہے جب اس سے طلب کرنا ہے تو کیا طلب کریں؟ تو پہلی بات تو یہ ہے کہ جب ہر چیز کا مالک وہی ہے۔ ہمارا ربّ یعنی پروردگار خالق، رازق وہی ہے تو کسی سے کوئی چیز کیوں مانگیں۔ کیوں نہ اس کی ہی طرف نگاہ اور ہاتھ اٹھے۔ مامور زمانہ نے کیا خوب فرمایا:

حاجتیں پوری کریں گے کیا تیری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

ایک دفعہ آپ کے صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب نے جب آپ سے کسی دنیوی غرض کے لئے دعا کی تحریری درخواست کی تو آپ نے خفگی کا اظہار کیا کہ جب دعا کے لئے کہتا ہے۔ دنیوی امر کے لئے ہی کہتا ہے۔ اس لئے جب مانگنا ہے اس نے خود فرمایا کہ

اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ

دعا مانگو میں قبول کروں گا تو کیوں نہ ایسی چیز مانگیں جو زندگی سنوار دے۔ جس سے مقصود حیات مل جائے۔ پھر کیوں نہ اسے طلب کریں۔ اس کی محبت کی اس سے بھیک مانگیں۔

خدا کی محبت طلب کی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے

(۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ۔

اے اللہ تیری محبت کی بھیک مانگتا ہوں اور ان کی محبت بھی عطا ہو جنہوں نے تجھ سے محبت کی۔ کہ حبیب کا حبیب بھی حبیب ہی ہوتا ہے۔ اس کی پیاروں کی محبت سے خدا کا قرب نصیب ہوتا ہے۔ اور کیا اللہ تعالیٰ تیری محبت مجھے ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ پیاری ہے کہ پانی پر انسانی زندگی موقوف ہے تیری محبت حاصل نہیں تو یہ زندگی بے سود ہے۔

دیکھئے آپ کے غلام اور شاگرد مامور زمانہ اپنے مولا کو مخاطب ہو کر کہتے ہیں:

در دو جہاں مرا عزیز توئی
وآنچہ بے خواہم از تو نیز توئی

کہ مجھے دونوں جہانوں میں تو ہی پیارا ہے۔ اس لئے میں تجھ سے تجھ کو ہی طلب کرتا ہوں۔ کہ اللہ کے فضلوں کے بغیر خدا کب مل سکتا ہے۔

خدا کے سامنے اپنے عجز کا اظہار

دعا خدا کی عظمت کا اعتراف ہے اور اپنی بے بسی اور وفاء کا اظہار اس بارہ میں کتنے مختصر اور پیارے الفاظ ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ آپؐ فرماتے ہیں:۔

اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ

تو میرا پروردگار ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔

کی تعلق سے حبیب خدا کا اپنے پروردگار سے اس آسمانی آقا کے سامنے اپنی غلامی، اپنی نیستی اور اس کی ہستی کا اعتراف۔

خدا کی پناہ طلب کیجئے

انسان بہت عاجز ہے اور اس دنیا کے سمندر میں ہزاروں مگرمچھ منہ کھولے اسے نگلنے کے لئے کوشاں ہیں۔ لیکن اگر اس کی پناہ میسر ہو جائے تو ہم سوتے ہوں یا جاگتے وہ خدا ہماری حفاظت فرمائے گا۔ اس لئے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس کا نام لیکر بستر پر جاتے اور اس کا نام لے کر بستر سے اٹھتے۔ آپؐ فرماتے:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

خدا کے نام کے ساتھ کہ اگر اس کی پناہ حاصل ہو جائے تو دنیا کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ کہ وہ صرف سمیع نہیں کہ ہم پکاریں ہی تو وہ سنتا ہے وہ علیم بھی ہے۔ وہ جانتا ہے کون میرے درپے آزار ہے۔

آپؐ بستر پر جاتے تو بہت لمبے اذکار کرتے۔ یہ دعا بھی کرتے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْلَمْتُ نَفْسِي اِلَيْكَ وَ وَجَّهْتُ وَجْهِي اِلَيْكَ وَ فَوَّضْتُ اَمْرِي اِلَيْكَ رَغْبَةً وَ رَهْبَةً اِلَيْكَ، وَ اَلْجَأْتُ ظَهْرِي اِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ۔

کہ میں نے اپنے آپ کو خداوند تیرے سپرد کیا۔ میں تیری پشت پناہی کا طالب ہوں شوق و محبت سے اور تیرے خوف سے۔ تیرے سوا کوئی پناہ نہیں اور کوئی نجات دینے والا نہیں۔ خدا کی پناہ کے بعد ہم ہر حملہ سے محفوظ ہوں گے۔ ظاہری حملوں سے بھی اور باطنی یعنی شیطان کے حملوں سے بھی۔

خدا کی رضاء طلب کیجئے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم خدا سے اسکی رضا طلب کرتے۔ آپؐ کی دعا ہے:

اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ

(ابواب الدعوات ترمذی)

اللہ تیری ناراضگی سے تیری رضا کی پناہ چاہتا ہوں۔

اس کی رضا مل جائے تو ہر مصیبت آسان ہو جاتی ہے۔ وہ راضی ہو گیا تو مقصود زندگی مل گیا۔ جنت مل گئی۔ طائف کے روز بھی جب آپؐ زخمی ہوئے تھے خدا کی رضا ہی طلب کی تھی۔ اللہ اگر تو ناراض نہیں تو پھر ہر مصیبت اور سختی ہیچ ہے۔ تو راضی ہے تو ان پتھروں اور بہنے والے لہو کا کیا ہے؟

عزم، استقلال، ہدایت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر بات میں خدا سے راہنمائی طلب کرتے ہیں اگر وہ راہبر بن جائے تو انسان بھٹک نہیں سکتا ضرور منزل پر پہنچ جائے گا۔ انشاء اللہ۔

تذبذب اور عارضی جوش بھی انسان کو منزل سے ہمکنار نہیں کر سکتے۔ اس لئے حبیب کبریا خدا سے دعا مانگتے:

اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِي رُشْدِي

اے اللہ رشد و ہدایت میرے دل میں ڈال کہ خدا کے فضلوں کے بغیر رشد کہاں اور کب میسر ہوتی ہے۔

آپؐ دعا مانگتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى۔

اے اللہ ہدایت اور تقوے نصیب فرما پاک دامنی اور استغنا عطا فرما۔ خدا سے کیا عجیب اس کی نعمتیں مانگیں۔ تقوے۔ پاک دامنی اور استغناء کہ اصل دولت تو غنی النفس ہی ہے

آپؐ کی ایک دعا اس بارہ میں یوں مروی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَ اَسْئَلُكَ عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ وَ اَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ

اے اللہ استقلال و استقامت عطا فرما ہدایت میں پختگی نصیب ہو اور تیری نعمت کے شکر کی توفیق نصیب ہو۔

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلٰى دِيْنِكَ

دلوں کے مالک دین پر استقامت عطا فرما۔

حسن عبادت اور قلب سلیم

اللہ کے فضلوں اور اسکی محبت کے بغیر مقبول عبادت کی توفیق کب ملتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خدا سے حسن عبادت اور قلب سلیم طلب کرتے ہیں کہ جسم کے دو حصے اگر درست ہو گئے تو سبھی کچھ درست ہو گیا ایک زبان دوسرا دل آپ دعا کرتے

اَسْئَلُكَ حُسْنَ عِبَادَتِكَ وَ اَسْئَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَ قَلْبًا سَلِيْمًا

اے اللہ تیری حسن عبادت کی بھیک مانگتا ہوں۔ سچ بولنے والی زبان اور قلب سلیم عطا فرما۔

سبحان اللہ! خدا کے اس بندے نے جسے اس کے خدا نے "مقام محمود" عطا فرمایا تھا جن پر خدا کے محامد اس دنیا میں بھی کھولے گئے۔ جن پر خدا کی صحیح معرفت اوصاف واضح ہوئیں۔ انہوں نے خدا سے کیا کیا حسین نعمتیں طلب کیں

حسن اخلاق

اخلاق ہی انسان کا زیور اور یہی اس کی دولت ہے۔ یہی اسکی خوبی ہے اور یاد رکھیئے کہ اس کے فضلوں کے بغیر حسن اخلاق نصیب نہیں ہوتا۔ یہ نعمت جسے وہ منعم عطا کرے اسے ہی نصیب ہوتی ہے۔ خدا کے مامور ہی صحیح اخلاق کا مظہر ہوتے ہیں۔ ان سے ایسے اخلاق کا ظہور ہوتا ہے کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ ان کے رحم، عفو، مخلوق خدا سے ہمدردی کی مثال تاریخ عالم میں کب ملتی ہے۔ اس لئے معلم اخلاق خدا سے طلب کرتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ۔

اے پروردگار احسن اخلاق کی طرف میری راہنمائی فرما کہ تیرے سوا کون یہ راہنمائی کر سکتا ہے۔

عافیت طلب کیجئے

انسان نہیں جانتا کہاں مصیبت اس کے لئے منہ کھولے کھڑی ہے اور یہ عافیت دونوں جہانوں میں نصیب ہو تو نجات ہے۔ صرف اس دنیا میں عافیت رہی تو کیا؟ اگلے جہان میں عافیت نہ رہی تو پھر کیا ہوگا۔ اس لئے آپ نے ہمیں سکھا دیا۔ یہ دعا مانگو

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

پروردگار تجھ سے مانگتا ہوں اس دنیا اور اگلے جہان کی عافیت۔ خدا! تو خیر رہے یہاں بھی اور اگلے جہان میں بھی۔

ایمان و یقین

مامور زمانہ فرماتے ہیں۔ یقین کی دیوار پر شیطان نہیں چڑھ سکتا۔ یقین ہی انسان کو گناہ سے روکتا ہے یقین وہ طاقت عطا کرتا ہے جس کا مقابلہ نہیں۔ یقین انسان کو بے پناہ قوت عطا کرتا ہے۔ حضور خدا سے طلب فرماتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِي اِيْمَانًا وَيَقِيْنًا لَيْسَ بَعْدَهُ كُفْرٌ وَرَحْمَةً اَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ .... اَفْتَقِرُ اِلٰى رَحْمَتِكَ۔

یہ ایک لمبی دعا ہے جس میں آپ نے خدا سے ایمان اور یقین ایسا یقین جس کے بعد کفر راہ نہیں پا سکتا۔ خدا سے رحمت طلب کی کہ وہ ہی حقیقی کرامت اپنی اعزاز ہے۔ خدا کی رحمت کی بھیک مانگی۔ کامیابی مانگی۔ دشمنوں پر غلبہ کی دعا مانگی۔ اور کہا مخلوق میں جو خیر تو نے اپنے بندوں کے لئے مقدر کی ہے جس تک ہمارا تصور بھی نہیں پہنچتا وہ خیر مجھے عطا کر دے۔ یہ بہت لمبی اور عجیب دعا ہے۔

خدا کا نور

ظلمات اور تاریکیوں کو دور خدا ہی فرماتا ہے۔ قرآن مجید میں وہ فرماتا ہے:

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ۔

(البقرہ آیت ۲۵۸)

اللہ تعالیٰ مومنوں کا کارساز ہے وہ ظلمات سے نور کی طرف انہیں لاتا ہے۔ خدا کے نور کے بغیر ظلمات اور تاریکیوں کے بادل چھٹ نہیں سکتے کوئی ایک ظلمت نہیں کئی تاریکیاں ہیں بدعتوں، کفر، جہالت، لغزشیں۔ ان سب سے وہی نکالتا ہے۔ اس کا نور ہے جو دل و سینہ کو منور کرتا ہے۔ آپ کی دعا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا فِيْ قَبْرِيْ وَنُوْرًا فِيْ قَلْبِيْ وَنُوْرًا مِّنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَنُوْرًا مِّنْ خَلْفِيْ وَ نُوْرًا عَنْ يَّمِيْنِيْ وَ نُوْرًا عَنْ شِمَالِيْ وَنُوْرًا مِّنْ فَوْقِيْ وَنُوْرًا مِّنْ تَحْتِيْ وَنُوْرًا فِيْ سَمْعِيْ وَ نُوْرًا فِيْ بَصَرِيْ وَ نُوْرًا فِيْ شَعْرِيْ وَنُوْرًا فِيْ بَشَرِيْ وَ نُوْرًا فِيْ لَحْمِيْ وَ نُوْرًا فِيْ دَمِيْ وَ نُوْرًا فِيْ عِظَامِيْ اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا وَاَعْطِنِيْ

(باقی صـ۲۲ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نفسِ مطمئنہ کا مقام حق الیقین

مکرم پروفیسر سعود احمد خان صاحب - ایم اے - ربوہ

اللہ تبارک وتعالیٰ عزّ اسمہ نے اپنے پاک کلام قرآنِ مجید و فرقانِ حمید میں جہاں ہمارے سید و مولیٰ حضرت خاتم النبیین رحمۃ للعالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مشن بیان فرمایا وہیں آپؐ کے اس پر یقینِ محکم کی تصدیق بھی فرما دی۔

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

یوسف آیت ۱۰۹

کہ اے رسول کہدو کہ یہ میرا طریق ہے کہ میں تو اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ میں اور میرے متبعین بصیرت پر قائم ہیں۔ اللہ سب نقائص سے پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

شرک سے اجتناب اور ایمان باللہ اور دعوت الی الحق کے لیے بصیرت کی ضرورت ہے یعنی اس میں کسی قسم کا شک اور شبہ باقی نہ رہے اور مومن کا نفس اس بات کی گواہی دے کہ جو کچھ زبان سے کہہ رہا ہے اس کی زندگی اسی کی آئینہ دار ہے۔ جیسے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَىِٕذٍۢ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ۝ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰي نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ۝ وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ۝

(القیٰمۃ آیات ۱۴ تا ۱۶)

اس دن انسان کو خبر دی جائے گی کہ اس نے نہ کرنے والے کام بھی اس نے کر لئے اور کون سے کرنے والے کام اس نے نہیں کئے۔ درحقیقت انسان اپنے نفس کو دیکھ رہا ہے اور جانتا ہے کہ وہ خود کیا کرتا رہا ہے خواہ وہ اب صفائی کے لیے اپنی زبان سے بہانے تراشتا رہے۔

حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔

پس ایمان کا ثبوت محض زبان نہیں عمل ہے اور عمل کے لیے بصیرۃ کا ہونا ضروری ہے۔ دنیوی کاموں میں بھی کسی چیز کا صرف جاننا ضروری نہیں ہوتا۔ جب تک یقین نہ ہو انسان میں عمل کے لیے حرکت پیدا نہیں ہوتی۔ البتہ انسان غلطی کا پتلا ہے اس لیے بعض اوقات امید کو ہی یقین سمجھ لیتا ہے۔ اور اپنے مقصد کے حصول کے لیے سرگرم عمل ہو جاتا ہے۔ دراصل امید بھی ایمان بالغیب کی ہی ایک اور شکل ہے۔ حیرت ہے کہ امید کے بل پر انسان بڑی بڑی مہمات میں داخل ہو جاتا ہے اور عواقب کی پرواہ نہیں کرتا لیکن جب روحانیات سے متعلق ایمان بالغیب کی بات کی جائے تو پھر عقلیات کے پٹارے کھول کر بیٹھ جاتا ہے کہ یہ بات عقل کے خلاف ہے اور وہ بات عقل کے خلاف ہے۔ پہلے عقل کو کامل اور کل حقائق کا احاطہ کرنے والی قوت تو ثابت کر دیا جائے جو ناممکن ہے۔ خدا کی ہستی کا اقرار دراصل انسانی ضمیر کے اندر پوشیدہ ہے۔ فلسفی کا خدا کے امکانی وجود یعنی ہونا چاہیئے کی حد تک پہنچ جانا اور پھر اپنے خیالی شکوک وشبہات کی دلدلوں میں ہاتھ پاؤں مارنا اور مشرکوں کا کسی بت یا مخلوق چیز کے آگے سر جھکانے پر راضی ہو جانا اپنے خالق رب کی تلاش ہی تو ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

؎ آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب
ورنہ قبلہ تھا تیرا رخ کافر و دیندار کا

اگر انسان اپنے ضمیر کی ہی آواز کو سمجھ لے تو یقیناً اللہ واحد و یگانہ پر ایمان حاصل ہو سکتا ہے۔ یہ یقین کی پہلی منزل ہے۔ اس لئے سید و مولیٰ رسول مقبول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت صحیحہ نبوت پر فائز ہونے سے قبل ہی بتوں کے آگے سر جھکانے سے کراہت محسوس کی تو ساتھ ہی ایسی پاک وصاف زندگی بھی گزاری کہ مخالفین سے اپنے آپ کو صادق کہلوانے کا حقدار منوا لیا۔ جو بعد میں آپؐ کے الٰہی مشن کی مخالفت میں آپؐ کی جان کے دشمن اور خون کے درپے ہو گئے۔ گویا آپؐ کے شعور میں اوّل دن سے اس حقیقت پر یقین موجود تھا کہ صرف انسان کے مادی وسائل کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی ورا الورا ہستی کا ادراک ممکن نہیں۔ ہاں وہ پاک ذات جو کائنات کے ذرّے ذرّے پر قدرت کاملہ رکھتی ہے اپنی ہستی کا ادراک اپنی مخلوق کو خود کراتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۡ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝

(الانعام آیت ۱۰۴)

انسانی نظریں اس کو دیکھنے سے قاصر ہیں۔ لیکن وہ خود نظروں تک پہنچتا ہے۔ اور وہ مہربانی کرنے والا حقیقت پر آگاہ ہے۔

اب یہ انسان کا کام ہے کہ اس الٰہی عطا کردہ ادراک کو ہمیشہ اجاگر رکھے اور اس کے ذریعہ سے اپنے مالکِ حقیقی رب العالمین کے ساتھ تعلق پیدا کر کے اس راہ میں آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔ یہی ایمان بالغیب کی حقیقت ہے کہ انسان ضمیر کی آواز پر لبیک کہے اور پھر صرف ایک سمت میں اپنی توجہ مرکوز رکھے تب اسکو وہ سکینت اور طمانیت حاصل ہو سکتی ہے جس کے حصول کے لیے وہ غیر ارادی طور پر بھی متلاشی رہتا ہے۔ اس روحانی ارتقا کا نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یوں کھینچا ہے۔

"سو جاننا چاہیئے کہ ایمان اس اقرارِ لسانی اور تصدیق قلبی سے مراد ہے جو تبلیغ و پیغام کسی نبی کی نسبت محض تقویٰ اور دور اندیشی کے لحاظ سے صرف نیک ظنی کی بنیاد پر..... بغیر انتظار کامل اور قطعی اور واشگاف ثبوت کے دلی انشراح سے قبولیت و تسلیم ظاہر کی جائے لیکن جب ایک خبر کی صحت پر وجوہ کاملہ قیاسیہ اور دلائلِ کافیہ مل جائیں تو اس بات کا نام ایقان ہے جس کو دوسرے لفظوں میں علم الیقین بھی کہتے ہیں اور جب خدا تعالیٰ خود اپنے خاص جذبہ اور موہبت سے خارق عادت کے طور پر انوار ہدایت کھولے..... اور ساتھ اس کے ابواب کشف اور الہام بھی منکشف کر کے عجائباتِ الوہیت کا سیر کرا دے..... تو اس مرتبہ کا نام عرفان ہے جسکو دوسرے لفظوں میں عین الیقین اور ہدایت اور بصیرت کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اور جب ان تمام مراتب کی شدتِ اثر سے عارف کے دل میں ایسی کیفیت حالی عشق اور محبت کے باذنہٖ تعالیٰ پیدا ہو جائے کہ تمام وجود عارف کا اس کی لذت سے بھر جائے..... یہاں تک کہ بوجہ کمال رابطۂ عشق و محبت..... بلا اور مصیبت بھی محسوس اللذت و مدرک الحلاوت ہو تو اس درجہ کا نام اطمینان ہے جسکو دوسرے لفظوں میں حق الیقین اور فلاح اور نجات سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۵، ۲۶)

ہمارے رسول اکرم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس یقین سے پُر پاک جدوجہد کی شہادت اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یوں بیان فرمائی

وَوَجَدَكَ ضَاۗلًّا فَهَدٰى ۝

(الضحیٰ آیت ۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سرگرداں ہونے اور فلسفیوں کے سوچ وبچار میں زمین آسمان کا فرق تھا۔ آپؐ اپنے ضمیر کی آواز کے مطابق چل رہے تھے جبکہ فلسفی ضمیر کی آواز کو سن کر بھی عقل کی گاڑی میں سوار ہو جاتا ہے جس کو خواہشات نفسانی کے گھوڑے مختلف سمتوں میں لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لیے وہ شکوک وشبہات میں پھنسا رہ جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس الٰہی مشن پر بھی یقینِ کامل تھا کہ آپؐ اللہ کی توحید کے عقیدے کو دنیا میں قائم کرنے کے لیے آئے ہیں۔ آپؐ نے نہ صرف اس کی توحید کو دلائل سے ثابت کیا اور پھر اس پر اپنے اطمینان اور حق الیقین کا اظہار بھی مختلف طریقے سے کیا بلکہ آپؐ نے ان تمام خدشات کا تدارک بھی فرمایا جن سے اللہ کی توحیدِ کامل کے عقیدے میں خلل ڈالا جا سکتا ہے۔ پچھلے انبیاء کی امتیں جادۂ توحید سے اس لیے بھٹک گئیں کہ ان کے دین کی تعلیم اور تاریخ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ انہوں نے اس کا کیا سدِباب کیا کہ ان کی اپنی ذات سے ان کے ماننے والوں کو جو عقیدت تھی وہی ان کو عبودیت کے مقام سے اٹھا کر الوہیت کے قریب نہ لے جائے لیکن ہمارے آقائے نامدار خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے سرکار دوجہاں ہوتے ہوئے بھی اپنی ذات سے متعلق رسالت کے مقام اور اپنی عبودیت پر ایمان کو بھی اللہ کی توحید کے ساتھ جزوِ ایمان بنا دیا۔ اس میں شک نہیں کہ آپؐ بفحوائے آیت کریمہ

مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝

(النجم آیت ۴)

اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر کوئی بات از خود دین میں اضافہ نہ فرماتے تھے۔ اس لیے جہاں آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیے بغیر یعنی یہ کہے بغیر کہ یہ بات اللہ نے آپؐ پر وحی فرمائی مسلمانوں کو جو کچھ سکھایا وہ بھی اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہی تھا کیونکہ اس سے ایک طرف آپؐ کا توحید باری تعالیٰ پر مضبوط ایمان ظاہر ہوتا تھا تو دوسری طرف اس عقیدے کی حفاظت بھی رہتی دنیا تک کر دی گئی۔

مثلاً قرآن مجید میں کلمہ طیبہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اس ترکیب کے ساتھ اور اس اعلان کے ساتھ موجود نہیں کہ یہ مسلمانوں کا کلمہ ہے۔ البتہ اگر قرآن میں ایک جگہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے تو دوسری جگہ محمد رسول اللہ بھی موجود ہے اور قرآن مجید کے ایک حصے کو دوسرے حصے کے ساتھ اس طرح ملا کر پڑھنے کی اجازت ہے کہ بات قرآن کی تعلیم کے خلاف نہ دکھائی دے اس لیے آپؐ نے توحید کامل پر مستحکم یقین پیدا کرنے کی خاطر یہی پسند فرمایا کہ آپؐ کی امت اللہ تعالیٰ کی توحید کے اقرار کے ساتھ آپؐ کی رسالت کا بھی اقرار کرے تاکہ پھر کوئی اَن پڑھ سے اَن پڑھ مسلمان بھی کسی توہم کا شکار ہو کر آپؐ کی ذات سے اپنی عقیدت کو الوہیت کی حدوں کے پار نہ لے جائے بلکہ اسکو رسالت تک ہی محدود رکھے۔

اسی طرح حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر روز پانچ وقت مسلمانوں کو اس بات کا پابند بنا دیا کہ ہر نماز میں وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے کئی بار انگلی اٹھا کر کہیں۔

اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً عبده ورسوله۔

یہ فقرہ بھی جس کو ہم کلمۂ شہادت کہتے ہیں قرآن مجید میں اس ترکیب کے ساتھ موجود نہیں لیکن رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اس کی توحید پر گواہی کے ساتھ ایک اور گواہی بھی دلوائی کہ ہاں اگر مسلمان کسی کو جوشِ عقیدت میں اللہ کا شریک بنا کر توحیدِ الٰہی کو خلط ملط کر سکتے تھے تو وہ خود حضور فیض گنجور کی ہی ذات ستودہ صفات ہو سکتی تھی اور اسی بات کا امکان آپؐ نے ختم کر دیا کیونکہ ہر مسلمان توحید الٰہی کی گواہی کے ساتھ یہ بھی کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ کلمہ طیبہ میں رسالت کا اقرار ہے لیکن نماز میں جو عبادت ہے رسالت کے ساتھ اپنی عبودیت کے اقرار کو بھی شامل فرما دیا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

جہاں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کُل توحید الٰہی اور اپنے الٰہی مشن یعنی قیام توحید پر یقین کامل تھا وہاں آپؐ کو اس کی جزئیات پر بھی یقین تھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد قرآن کریم میں ہے۔

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ

(آلِ عمران آیت ۲۰)

پس آپ کو یقین تھا کہ اللہ کے حضور وہی عبادت مقبول ہے جسکو آپؐ نے اسلام کے ذریعہ لوگوں کو سکھایا۔ چنانچہ جنگِ بدر میں جب ایک ہزار کفار کا لشکر کمزور مسلمانوں پر حملہ آور ہوا جن کی تعداد صرف اس وقت ۳۱۳ ہی لڑائی کے قابل تھی۔ ان کی کامیابی کے لیے اپنے رب سے حضور دعا کرتے ہوئے عرض کیا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَلَا تُعْبَدْ فِي الْاَرْضِ اَبَدًا

اے میرے خدا اپنے وعدوں کو پورا کر۔ اے میرے مالک اگر مسلمانوں کی یہ جماعت آج اس میدان میں ہلاک ہو گئی تو دنیا میں تجھے پوجنے والا کوئی نہ رہے گا۔

یہاں یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے فتح کا وعدہ کیا پھر آپؐ کیوں فتح کے لیے اپنے رب کے حضور عاجزانہ التجائیں کر رہے تھے۔ یہ بھی اس لیے تھا کہ آپؐ کو اس پر بھی کامل یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان دراصل اس کی صفات پر ایمان لانا ہے جن کے ذریعہ وہ اپنی مخلوق کو اپنی ذات کا ادراک بخشتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدے اس کی عنایات کے مظہر ہوتے ہیں اور اس کی عنایات کیلئے بندوں کو اپنا استحقاق ثابت کرنا ضروری ہوتا ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ پر یہ الزام آجاتا ہے کہ وہ غیر مستحق لوگوں کو اپنی عنایات سے نوازتا ہے ہاں یہ ضروری بات ہے کہ اگر بندہ اپنے استحقاق کو ثابت کرنے کی کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت بے پایاں سے جتنا اپنا حق بندہ سمجھتا ہے اس سے زیادہ دیتا ہے۔ کیونکہ انسان اپنے وہم وگمان میں بھی اللہ کے فضل ورحمت کے پیمانوں کا اندازہ بھی نہیں کر سکتا۔ اور اسی طرح کوئی شخص بھی بشری کم مائیگی کی وجہ سے یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس نے اپنا استحقاق ثابت کر دیا ہے اس لیے بندے کو بس مانگنا ہی چاہیئے اور اللہ کو غنی سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ نہ معلوم کون سی بشری کمزوری اس کے استحقاق کو کم کر دے یا پھر بندہ اپنے آپ کو وراء الوراء عالم الغیب قادر مطلق کے سامنے اتنا ہیچ سمجھے کہ اپنے استحقاق کا فیصلہ خود نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ پر ہی چھوڑ دے کہ آیا اس کے وعدوں کے ایفاء کا وقت آگیا یا نہیں اسی لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کے وعدوں پر پورا یقین رکھتے ہوئے یہ دعا مانگ رہے تھے۔ کہ آج بدر کے میدان میں ہی مسلمانوں کو یہ توفیق عطا فرما کہ تیرے وعدوں کے ایفا کے وہ مستحق ہو جائیں۔ ورنہ غنی ذات سے کوئی زبردستی تو اپنا استحقاق نہیں منوا سکتا۔ ہاں جب اللہ تعالیٰ خود یہ بتا دے کہ دعا قبول ہوئی اور اب وعدوں کے پورا ہونے کا وقت آگیا تو اس کا نبی اپنے رب پر بڑے مان کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہے

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۝

(القمر آیت ۴۶)

یہ مکہ میں ہی اللہ تعالیٰ نے سورہ قمر میں وعدہ فرمایا تھا۔ اب آپ کی دعا کی قبولیت میں اللہ تعالیٰ نے پھر آپ کی زبان سے اسکو دہرایا کہ ہاں اب اس کے ایفا کا وقت آگیا۔ جب اللہ تعالیٰ کی ذات کے غنی ہونے پر یقین کے اظہار کا وقت تھا تو انتہائی تذلل

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ
ھُوَالنَّاصِرُ
کراچی میں
معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں
عبدالرؤف جیولرز
فون ۶۱۷۰۶۹
۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری، شمالی ناظم آباد
کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اختیار کیا اور جب اس کی طرف سے یہ پتہ چلا کہ اب اس کی نصرت آئے گی تو کس اطمینان والے یقین کے ساتھ مٹھی بھر کنکر اٹھا کر دشمنوں پر پھینکے اور فرمایا شاہت الوجوہ دشمنوں کے منہ بگڑ جائیں اور قدرت خدا کی کہ مٹھی بھر کنکروں کا پھینکنا تھا کہ ساتھ آندھی بھی چلنے لگی اور ریت اڑ اڑ کر کافروں کی آنکھوں اور منہ میں جانے لگی اور آپؐ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

"اے ابوبکر خوش ہو جاؤ تمہارے رب کی مدد آگئی دیکھو یہ جبرائیلؑ اپنے گھوڑے پر سوار آرہے ہیں جس کا یہ غبار اڑ رہا ہے"

اور آپؐ نے یہ بھی بتا دیا کہ کفار کا کونسا سردار کس مقام پر مارا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کی صفات پر ایمان کا تقاضا ہے کہ نامساعد حالات میں بھی ان پر یقین رکھا جائے۔ بعض اوقات انسان کے پاس اتنی مہلت ہوتی ہے کہ وہ صبر اور شکر کے لیے اپنے دل کو آمادہ کر سکے۔ لیکن بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ صبر اور شکر کے بارے میں فیصلہ کرنے کا بھی موقع نہیں ہوتا اور ایسے ہی موقع پر بے یقینی اپنا کام کر جاتی ہے

غزوۂ ذات الرقاع سے واپسی پر جب ہمارے سید و مولیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایک مقام پر سب سے الگ تھلگ آرام کرنے لیٹ گئے تو ذرا دیر ہوئی آپؐ کی آنکھ لگی تھی کہ ایک دشمن نے جو غالباً اسی گھات میں لگا ہوگا موقع پا کر آپؐ کی ہی تلوار لیکر آپؐ کو جگایا اور پوچھا اب کون تم کو میرے ہاتھ سے بچا سکتا ہے۔ سوئے ہوئے آدمی کو ایکا ایکی جگا دیا جائے تو پوری طرح ہوش میں آنے کے لیے بھی وقت درکار ہوتا ہے چہ جائیکہ وہ ہڑبڑا کر اٹھے اور پھر اپنے اوپر سونتی ہوئی تلوار کو دیکھے اور یکا و تنہا بھی ہو۔ ایسے حالات میں اول تو انسان گھگھیانے لگیگا یا پھر کسی کو مدد کے لیے پکارے گا یا پھر اگر بہت بہادر ہوگا تو اپنے بچاؤ کے لیے کوئی حیلہ تلاش کرے گا۔ لیکن ہر صورت میں نہایت ہنگامی طور پر یا گھبراہٹ کا اظہار ہوگا یا پھر جسمانی پھرتی اور تیزی کا جس میں سہارا صرف اپنی ذات کا لیا جائے گا۔ کسی اور ہستی کا خیال آنا ممکن نہ ہوگا۔ لیکن ہمارے آقا فخر اولین و آخرین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی حالت میں بھی اس پر یقین ہے کہ آپؐ کا مولیٰ اللہ تبارک و تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ آپؐ کو دشمن کے ہاتھ سے بچالے۔ آپؐ نہایت اطمینان اور بشاشت دلی کے ساتھ فرماتے ہیں اللہ یعنی اللہ مجھ کو بچا سکتا ہے۔ تلوار اس کے ہاتھ سے گر جاتی ہے، آپؐ اس کو اٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں بتاؤ اب تم کو کون مجھ سے بچا سکتا ہے وہ آدمی گھگھیاتے ہوئے کہتا ہے آپؐ ہی مجھ پر رحم کھائیں۔ آپؐ ہنستے ہوئے اس کو معاف کر دیتے ہیں۔ آپؐ کو یقین ہے کہ جس خدا نے آپؐ کو بچایا وہی اس کو بھی بچا سکتا ہے۔ اگر آپؐ اس کو مار دیتے تو تمام انسانی اخلاقی ضابطوں کی رو سے بالکل جائز ہوتا۔ وہ دشمن کا آدمی تھا۔ ابھی دشمن سے جنگوں کا سلسلہ ختم نہیں ہوا تھا اس نے پہلے آپؐ کے قتل کا ارادہ کیا تھا لیکن یہ پوچھنے کے بعد کہ اب کون تم کو میرے ہاتھ سے بچا سکتا ہے۔ اگر آپؐ اس کو مار دیتے تو بیروں میں کھٹیاں مل جاتیں کہ وہ خدا جو ایک کو بچا سکتا ہے کیا سب کو نہیں بچا سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی بات سب کو بتانا چاہتے تھے کیونکہ اس واقعہ کے بعد آپؐ نے صحابہؓ کو بلایا اور سب کو بتایا کہ کس طرح اللہ نے آپؐ کو بچایا اور اگر آپؐ نے یہ پوچھنے کے بعد کہ اب تم کو میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے دشمن کو نہیں مارا تو اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ خدا کی مرضی ہے کہ میں اسے نہ ماروں۔

یہ اس رحم کا تقاضا تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے آپؐ کے دل میں رکھا تھا۔ خود قرآن مجید میں ہے۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ج

(آل عمران آیت ۱۶۰)

اور یہ اس الٰہی منصوبہ کا ایک خاص حصہ تھا کہ اس رب العالمین نے جس نے اپنے بارے میں فرمایا۔

رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ

اپنی رحمت کے اظہار کے لیے آپؐ کو اس منصب پر فائز فرمایا کہ۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝

(الانبیاء آیت ۱۰۸)

آپ کو اپنے اس منصب کا اس قدر خیال تھا اور اس پر اس قدر یقین تھا کہ انتہائی نامساعد حالات میں بھی اس کو نظروں سے اوجھل نہ ہونے دیتے۔ چنانچہ جنگ احد میں آپؐ گر پڑے دو دانت شہید ہو گئے خود کی کڑیاں کنپٹی میں گھس گئیں رخ انور پر خون بہنے لگا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ان شقی اور ظالموں کے لیے بددعا کیجیے۔ تو اس تکلیف میں جبکہ جنگ ہو رہی ہے مخالفانہ جذبات کا انتہا پر ہونا لازمی امر ہے۔ پھر بھی اپنے رحمۃ للعالمین ہونے پر یقین کے ثبات کا یہ عالم ہے کہ فرماتے ہیں۔

اِنِّيْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَّلٰكِنِّيْ بُعِثْتُ دَاعِيًا وَّرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

(الشفاء جلد اول صـ۶۱)

میں لعنت کرنے کے لیے نہیں بھیجا گیا مجھے تو خدا کی طرف بلانے والا اور سراپا رحمت بنایا گیا ہے اے خدا میری قوم کو ہدایت فرما کیونکہ وہ نہیں جانتے۔

نہ صرف ان کے لیے بددعا نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور ان کی سفارش کی جا رہی ہے کہ یہ جو کچھ کر رہے ہیں جہالت کی وجہ سے ہے۔ اس لیے انکو بجائے سزا کے ہدایت کی نعمت سے سرفراز فرما۔

معاً تدبر یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ احد کا موقع تھا جب فتح عارضی ہزیمت میں بدل گئی تھی اس لیے بدلہ لینے کی تاب نہ تھی کیونکہ یہاں کسی جسمانی بدلہ لینے کا تو ذکر نہیں یہاں تو زبان سے بددعا کے لیے عرض کیا گیا تھا۔ جس کی مقدرت آپؐ رکھتے تھے لیکن اپنے مقام رحمت پر یقین کے خلاف آپؐ کیسے کوئی کام کر سکتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت جو ہمارے پیارے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باوجود کے ذریعہ ظاہر ہوئی وہ ہدایت کی شکل میں تھی جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے بھیجی کہ وہ اپنے رب سے تعلق جوڑیں۔ حضور پرنور کو اس بات پر یقین کامل تھا کہ اصل ہدایت یہی ہے جو آپؐ کے ذریعہ دنیا میں آئی اور یہ کہ جب اللہ نے اس کو بھیجا ہے تو دیر تو لگ سکتی ہے۔ لیکن یہ ہدایت ناکام نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ طائف میں وہاں کے لوگوں نے آپؐ کے ساتھ جو انسانیت سوز سلوک کیا اس پر انکو جو بھی سزا دی جاتی کم تھی۔ آپؐ امن اور محبت کا پیغام لے کر گئے۔ صرف زید آپؐ کے ساتھ تھے خواہ وہ آپؐ کے منہ بولے بیٹے ہی لیکن عرب تو انکو غلام لڑکا ہی سمجھتے تھے۔ ان دو بے یار و مددگار غریب الدیار نے کسی غیر جگہ جا کر کسی کا کیا بگاڑ لینا تھا کہ آپؐ کا مذاق اڑایا گیا۔ مارا پیٹا گیا کپڑے پھاڑ دیئے جسم لہولہان ہو گیا آخر جب آپؐ شہر سے باہر تشریف لائے تو وہاں آپؐ پر فرشتہ نازل ہوا اور عرض کیا کہ

اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَرْجُوْ اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَلَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا

(تجدید بخاری صـ۵۹۵)

اگر آپؐ چاہیں تو ان دونوں خشبین طائف کے پاس دونوں پہاڑوں کو

رعائتی کرایہ پر

ہر قسم کا دعوتی سامان، شامیانے، قناتیں، کرسیاں اور کراکری رعائتی کرایہ پر حاصل کریں۔

سادات ٹینٹ سروس اقصیٰ روڈ ربوہ

نیا سامان

مناسب کرایہ

بہتر خدمت

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے اپنے معروف ادارہ

ہیڈ آفس:- ۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور

گلوب ٹمبر کارپوریشن (گورنمنٹ کنٹریکٹر)

فیکٹری:-

گلوب انجنیئرنگ کارپوریشن رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ فیروز والا لاہور

فون:- دفتر۔ ۶۸۱۲۶ گھر۔ ۶۲۹۳۰ فیکٹری ۷۱۰۳۵۳

پر تشریف لائیے

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان لوگوں پر الٹا کر رکھ دوں تو رسول اللہ ﷺ نے کہا نہیں میں یہ نہیں چاہتا بلکہ امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں میں سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو ایک اللہ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے۔

ہمارے سید و مولیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات پر غایت درجہ پختہ یقین تھا کہ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صرف ہدایت لے کر آئے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کا کوئی مقصد نہیں تھا کہ لوگ ہدایت پائیں۔ اور اپنے رب سے تعلق جوڑیں۔ اس میں آپ کو کوئی ذاتی منفعت مدِ نظر نہیں تھی۔

مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغُ ؕ

(المائدہ آیت ۱۰۰)

رسول پر صرف پیغام الٰہی پہنچانا واجب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو ارشاد فرمایا۔

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ۝

(الانعام آیت ۹۱)

کہدو میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا یہ تو قرآن مجید تمام جہانوں کے لیے ایک نصیحت ہے۔ پس آپ نے اپنے لیے یا اپنے عزیز رشتہ داروں کے لیے کسی قسم کے دنیوی عیش و آرام کا خیال تک نہ کیا۔ البتہ دوسروں کو آرام پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ آپ کی حدیثِ مبارک ہے

سید القوم خادمھم

حتیٰ کہ آپ کی نہایت پیاری صاحبزادی حضرت خاتونِ جنت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے جب ایک عورت جنگی قیدی کو بطور مددگار دیئے جانے کی درخواست کی تو انکو ان کے خاوند حضرت علی رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں فرمایا:۔

اَلَا اُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِّمَّا سَاَلْتُمَانِيْ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا تُكَبِّرَا اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتُسَبِّحَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَاَحْمَدَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب علی)

میں تمہیں ایسی بات بتاؤں جو اس سے بہتر ہے جو تم نے مانگی جب تم سونے کے لیے لیٹنے لگو تو ۳۴ دفعہ اللہ اکبر اور ۳۳ دفعہ سبحان اللہ ۳۳ دفعہ الحمد للہ

کہہ لیا کرو یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔

نہ صرف بیٹی داماد کو دنیوی اموال سے کچھ نہ دیا، اپنے پاس بھی کبھی کچھ نہ رکھا چنانچہ ایک جلدی میں نماز پڑھائی فوراً گھر گئے اور تھوڑی دیر بعد واپس تشریف لائے تو صحابہؓ نے اس جلدی میں گھر جانے کا سبب پوچھا تو فرمایا۔

ذَكَرْتُ شَيْئًا مِّنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ اَنْ يَّحْبِسَنِيْ فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ

(بخاری کتاب الاذان)

(باب من صلّی بالناس فذکر حاجتہ)

دنیا سے اس بے رغبتی کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ہمارے آقا رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کو یہ بتانے تشریف لائے تھے کہ یہ دنیا تو مزرع الآخرہ ہے۔ اصل پھل تو مرنے کے بعد دوسری زندگی میں ملے گا۔ اس لیے آپ کی ہمیشہ یہی خواہش تھی اور اسی پر یقین تھا کہ ارشادِ الٰہی کے مطابق اس دنیا میں ایسے حسنات جمع کیے جائیں جو آخرت میں حسنات کا موجب ہوں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

(البقرہ آیت ۲۰۲)

اے ہمارے رب ہمیں اس دنیا میں بھی کامیابیاں عطا فرما اور اس دوسری دنیا میں بھی کامیابیاں عطا فرما اور آگ کے عذاب سے بچا۔

چنانچہ جب آپ کو چٹائی پر اس طرح لیٹے ہوئے دیکھ کر کہ آپ کے جسم اطہر پر چٹائی کے نشانات تھے حضرت عمرؓ نے روتے ہوئے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قیصر و کسریٰ تو کس شان سے ہر طرح عیش و عشرت سے رہتے ہیں۔ اللہ کے نبی ہو کر آپ کی یہ حالت ہے تو جواب میں فرمایا۔

"کیا تم اس پر راضی نہیں کہ قیصر و کسریٰ دنیا لیں اور ہم آخرت"

بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کی زندگی تو مسافرت میں کسی درخت کے سایہ میں دم لینا ہے۔ منزل تو آخرت ہے یعنی سفر میں کون گھر کے سے آرام کا خیال کرتا ہے۔

اس واقعہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قیامت پر یقین کامل کا بھی اظہار ہوتا ہے کہ آپ کو اس دنیا کا ایسا خیال تھا جیسے کوئی موہوم چیز ہوتی ہے اور قیامت اور آخرت پر ایسا ایمان کہ گویا کوئی چیز ہاتھ میں موجود ہو۔ جیسے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ۝

(النساء آیت ۸۸)

اللہ وہ ذات ہے کہ اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں وہ تمہیں قیامت تک جس کے آنے میں کوئی شک و شبہ نہیں جمع کرتا چلا جائیگا۔ یعنی موت کے بعد یوم حشر کے لیے روحوں کو محفوظ رکھا جائیگا۔ اور اللہ سے بڑھ کر کس کی بات سچی ہو سکتی ہے۔

اور یہ بھی حق ہے کہ اللہ تعالیٰ سبحانہ عزاسمہ کے کلام کو اس کے خاتم النبیین افضل الرسل محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کون سمجھ سکتا تھا۔ جو اس دنیوی زندگی کی مادی الائشوں کے سبب دنیا کو سجن للمومن سمجھتے رہے کہ دنیا تو مومن کا قید خانہ ہے۔ اور اس بات پر آپ کو اتنا یقین تھا کہ جب وفات کا وقت آیا تو آپ نے اس کو اس قید خانہ سے رہائی سمجھی اور الی الرفیق الاعلیٰ۔ الی الرفیق الاعلیٰ کہتے ہوئے آپ کی روح پُر فتوح اطمینان کے ساتھ اس جہانِ فانی سے دار الخلد جنات نعیم کیطرف پرواز کر گئی۔ اور متلاشیان کو اپنی اسوہ حسنہ زندگی اور وفات سے یہ مژدہ سنا گئی

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝

(الفجر آیات ۲۸ تا ۳۱)

اے نفس مطمئنہ! اپنے رب کی طرف لوٹ۔ تو اپنے رب کو پسند کرنے والا ہے تیرا رب تجھ کو پسند کرتا ہے۔ آ میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا اور آ میری جنت میں بھی داخل ہو جا۔

اللھم صل علی محمد و بارک وسلم انک حمید مجید۔

ہر قسم کا کاغذ بکس بورڈ گتہ
بارعایت خریدنے کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیں۔
اب ہمارے ہاں سے قرآن مجید بطرز قاعدہ یسرنا القرآن، تحدیثِ نعمت، انسان کامل سنگم اور کشتی نوح بھی مل سکتی ہے
مقبول پیپر مارٹ
فون ۶۳۸۴۹ گنپت روڈ لاہور
فون گھر ۶۷۴۴۸ ملک عبداللطیف شکوہی

بے بی ٹانک — BABY TONIC ایک ماہ کیلئے قیمت ۶/-
بے بی گروتھ کورس BABY GROWTH COURSE " " " ۱۵/-
باڈی بلڈنگ کورس BODY BUILDING COURSE " " " ۳۰/-
تفصیلات کیلئے لٹریچر طلب فرمائیں۔
کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز کا نام اب
مشہور دواخانہ
رجسٹرڈ
زیر نگرانی
حکیم عبدالحمید اعوان
جانشین و فرزند
حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے
خدمت کی راہوں پر رواں دواں : دیرینہ خادم
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود ربوہ فون: ۶۳۸
۷۱ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷
چوک داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت ﷺ کا بچوں سے حسنِ سلوک

مکرم چوہدری مقدر نذیر گولیکی
مربی سلسلہ ضلع لیہ

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین کے عظیم الشان خطاب سے نواز کر آپؐ کو تمام عالم کے لئے باعث رحمت و شفقت بنا دیا۔ اور یوں آپؐ کے بابرکت وجود نے رحمت کا آفتاب بن کر اس عالم انسانی کے ذرے ذرے کو تابناکی بخشی اور صحرائے عرب سے رحمت کا ایک ایسا چشمہ پھوٹا جس نے تمام عالم کو انسانیت کا بہترین درس دے کر دنیا کا کامیاب معلم بنا دیا۔

آپؐ کی بعثت سے قبل عرب میں بچوں سے کیا جانے والا سلوک بیان کرنے پر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بچی کا وجود باپ کی عزت و ناموس پر دھبہ تصور کیا جاتا۔ اسے پیدا ہونے کے ساتھ ہی اس جہان سے رخصت بھی کر دیا جاتا۔ اس بے چاری کو اس دنیا میں وہ چند لمحے بھی پیار و محبت اور سکون و اطمینان کے نصیب نہ ہوتے اور آخری وقت بھی جب اسے گڑھے کے کنارے پر کھڑا کر کے دھکا دینے کے بعد مٹی ڈالی جاتی تو وہ معصوم "ابا۔ ابا" پکارتی رہ جاتی۔ اور اس کا ظالم باپ اس پر مٹی ڈال کر اسے زندہ درگور کر دیتا۔

ایسے وقت میں رحمۃ للعالمین کی معمولی شفقت و محبت بھی ان کے لئے عظیم سرمایۂ حیات کا درجہ رکھتی تھی۔ جب آپ کا سلوک ہی عظیم الشان تھا تو ذرا سوچئے اس وقت ان بچوں کی کیا کیفیت ہوتی ہوگی ـــــ آپؐ کی محبت و شفقت صرف بڑوں اور نوجوانوں تک ہی محدود نہ تھی بلکہ آپ کا مبارک وجود معصوم اور چھوٹے بچوں کے لئے بھی سراپا رحمت و شفقت تھا۔ اولاد کے ساتھ ماں سے زیادہ اور کون محبت کر سکتا ہے۔ بچے سے ماں کی محبت مثالی ہوتی ہے۔ لیکن صحابہؓ فرماتے ہیں:۔

"آں ترحما کہ خلق ازو ے بدید
کس ندیدہ در جہاں از مادرے"

یعنی۔ اے رسول اللہؐ! وہ شفقت جو مخلوق نے آپ سے دیکھی کسی نے اپنی ماں سے بھی نہ دیکھی ہوگی۔

حضرت زیدؓ جو ابھی بچے ہی تھے حضورؐ کے غلام تھے لیکن آپؐ نے انہیں آزاد کر کے اپنا بیٹا بنا لیا تھا۔ یہاں تک کہ لوگ حضرت زیدؓ کو "زیدؓ بن محمدؐ" کہنے لگے۔ جب ان کے والد اور رشتہ دار حضورؐ کے پاس آئے کہ زید کو ہمارے ساتھ بھیجدو تو حضورؐ کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ آپؐ کو زیدؓ سے جدائی کا بہت غم تھا۔ آپؐ نے فیصلہ حضرت زیدؓ پر چھوڑ دیا کہ اگر وہ رہنا چاہیں تو بخوشی رہیں لیکن اگر اگر جانا چاہیں تو حضورؐ کو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ ان کے رشتہ دار خوش تھے کہ اب زیدؓ ہمارے ساتھ چلے گا لیکن ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب حضرت زیدؓ نے ان کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا اور حضورؐ کی غلامی پر فخر کر کے اُسے والدین کے پیار و محبت پر ترجیح دی۔

(سرکار دو عالمؐ مصنفہ مولوی محمد حسین حسان ندوی)

پھر انہی زیدؓ کے بیٹے اسامہؓ کو آپؐ بہت چاہتے تھے اور ان کے متعلق اکثر فرماتے تھے کہ:۔

"اگر اسامہ بیٹی ہوتی تو میں اُسے زیور پہناتا۔"

(سرکار دو عالمؐ۔ مصنفہ مولوی محمد حسین حسان ندوی)

اور یہ بھی حضورؐ کے اعلیٰ درجہ کے حسنِ سلوک کا ہی اثر تھا کہ بچوں کو آپؐ سے بے پناہ محبت اور لگاؤ تھا۔ بچے جب آپؐ کو بازاروں یا گلی کوچوں میں دیکھتے تو خوشی سے اچھلتے۔ کودتے اور آپؐ سے بڑے شوق سے آ آ کر ملتے اور آپؐ کی بھی یہ عادت تھی کہ سب سے پہلے بچوں کو "السلام علیکم" کہتے۔ (ابوداؤد کتاب الادب) پھر انہیں باری باری گود میں لے کر پیار کرتے اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیر کر ان کو دعائیں دیتے۔

بچوں کے ساتھ چھوٹی بچیاں بھی آپؐ کے پیار میں برابر کی شریک تھیں۔ جب آپؐ مکہ سے مدینہ تشریف لے گئے تو بہت سے چھوٹے چھوٹے بچے بھی آپؐ کو دیکھنے کے لئے جمع تھے۔ لڑکیاں آپؐ کے آنے کی خوشی میں گیت گا رہی تھیں۔ آپؐ نے ان بچیوں سے پوچھا۔ "تم مجھ سے پیار کرتی ہو" انہوں نے کہا۔ "ہاں"

آپؐ نے فرمایا۔ "میں بھی تم سے پیار کرتا ہوں۔"

(سیرت جلد اوّل)

آپؐ کو بچوں کے آرام و سکون کا بھی بہت خیال رہتا تھا اکثر آپ بچوں کی تکلیف کے خیال سے نماز مختصر کر دیتے تھے حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ:۔

"حضورؐ فرماتے تھے کہ میں نماز شروع کرتا ہوں تو ارادہ ہوتا ہے کہ دیر سے ختم کروں۔ مگر جب کسی بچے کے رونے کی آواز کان میں پڑتی ہے تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔"

(بخاری کتاب الصلوٰۃ)

آپؐ بچوں کو کبھی تکلیف میں مبتلا نہ دیکھ سکتے تھے۔ اور اسی لئے آپ انہیں جسمانی سزا دینے کے سخت خلاف تھے۔ آپؐ نے کبھی کسی بچے پر ہاتھ نہیں اٹھایا زندگی بھر کسی بچے کو نہیں پیٹا۔ بچوں کی معمولی معمولی تکلیف پر آپ تڑپ اٹھتے اور اسے رفع کرنے کی ہر ممکن کوشش فرماتے۔

بچے ملک و قوم کا بہت بڑا سرمایہ ہوتے ہیں۔ اسی لئے آپؐ بچوں کی حفاظت اور ان کی بہترین تربیت اپنا فرض سمجھتے تھے۔ یتیموں کی دیکھ بھال کی طرف خاص توجہ دیتے تھے۔ آپؐ کے حکم کے مطابق بیت المال سے یتامیٰ کو وظائف دیئے جاتے اور ان کی ضروریات پوری کی جاتیں۔

ایک دفعہ مکہ کے بازاروں میں ایک یتیم بچہ روتا ہوا جا رہا تھا۔ اس کے پاس اتنے کپڑے بھی نہ تھے کہ وہ اپنا جسم اچھی طرح ڈھانپ سکے۔ اس کے پاؤں زخمی تھے۔ حضورؐ (جو بچوں سے بے حد پیار کرتے تھے) کی آنکھیں اُسے دیکھ کر بھر آئیں۔ آپؐ نے بچہ کو گود میں اٹھا لیا۔ اس نے کئی روز سے کچھ نہ کھایا تھا۔ آپؐ اسے اپنے گھر لے گئے۔ کھانا کھلایا۔ کپڑے پہنائے اور اسے اپنے بچوں کی طرح رکھا۔ اس کے رشتہ داروں کو اطلاع دی اور ان کے پاس پہنچا دیا۔

(محمد عربیؐ مرتبہ خورشید احمد انور)

حضورؐ کا دستور مبارک یہ تھا کہ "جب کبھی کوئی نیا پھل یا فصل کا میوہ آتا۔ حضورؐ سب سے پہلے بچوں کو کھانے کے لئے دیتے۔ پھر بعد میں اور لوگوں میں تقسیم فرماتے۔"

(معجم صغیر طبرانی باب المیم معجم محمدؐ)

جب کبھی حضورؐ سفر سے واپس تشریف لاتے تو راستے میں جو بچے ملتے اُن میں سے کسی نہ کسی کو اپنے ساتھ سواری پر بٹھا لیتے۔

ہمارے پیارے آقا کا بچوں سے پیار و محبت کا یہ عالم تھا کہ ابو قتادہؓ کا بیان ہے کہ:۔

"ہم لوگ مسجد نبوی میں حاضر تھے کہ دفعتاً رسول اللہؐ حضرت امامہؓ کو کندھے پر بٹھائے ہوئے تشریف لائے اور اسی حالت میں نماز پڑھائی۔ جب رکوع میں جاتے تو ان کو اتار دیتے پھر جب کھڑے ہوتے تو انہیں کندھے پر چڑھا لیتے۔ اسی طرح پوری نماز ادا کی۔"

(نسائی ص۱۲۰ باب ادخال الصبیان فی المساجد و مسلم جلد ۲ ص۷۳ و بخاری)

آپؐ اکثر ہی بچوں کو چومتے اور پیار کرتے تھے۔ اپنے نواسوں حضرت حسنؓ اور حسینؓ سے آپؐ کو بے حد پیار تھا۔ آپؐ اکثر انہیں چومتے۔ اپنے کندھوں پر بٹھاتے اور گود میں اٹھائے رکھتے تھے حتیٰ کہ بعض اوقات اسی حالت میں نماز بھی ادا فرماتے لیکن دونوں بچوں کو گود سے نہ اتارتے۔

ایک مرتبہ حضرت حسنؓ اور حسینؓ کو چوم رہے تھے کہ ایک بدو سردار اقرع بن حابس آیا۔ اس نے جب دیکھا تو کہا کہ:۔

"آپؐ بچوں سے پیار کر رہے ہیں؟ میرے تو دس بچے ہیں لیکن میں ایک کا منہ بھی نہیں چومتا۔"

آپؐ نے فرمایا:۔

"اگر اللہ تمہارے دل سے محبت کو چھین لے تو میں کیا کروں؟"

پھر فرمایا:۔

"جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں ہوتا۔"
(صحیح بخاری و مسلم کتاب الادب و ترمذی اصحاب البر والصلہ)

"ایک دفعہ آپؐ کہیں دعوت میں تشریف لے جا رہے تھے کہ راہ میں امام حسینؓ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ آپؐ نے آگے بڑھ کر ہاتھ پھیلا دیئے۔ امام حسینؓ ہنستے ہوئے آگے اور پاس آ کر نکل جاتے۔ بالآخر آپؐ نے انہیں پکڑ کر سینے سے لپٹا لیا۔ پھر فرمایا۔ حسینؓ میرا ہے اور میں اُس کا ہوں۔"
(ادب المفرد بخاری صفحہ ۷۳)

جابرؓ بن سمرہ بچپن کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ:۔

"ایک دفعہ میں نے آنحضرتؐ کے پیچھے نماز پڑھی۔ نماز سے فارغ ہو کر آپؐ اپنے گھر کی طرف چلے۔ میں بھی ساتھ ہو لیا کہ ادھر سے چند اور لڑکے نکل آئے۔ آپؐ نے سب کو پیار کیا اور مجھے بھی پیار کیا۔"
(صحیح مسلم باب طیب رائحۃ النبیؐ)

بخاری میں مذکور ہے:۔

"عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِیْنَ فَمَا قَالَ لِیْ اُفٍّ وَّلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا اَلَّا صَنَعْتَ"
(بخاری کتاب الادب)

ترجمہ کہ:۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں دس سال آنحضورؐ کی خدمت میں رہا۔ آپؐ نے مجھے اُف تک نہ کہی۔ نہ یہ کہ یہ (کام) کیوں کیا؟ اور نہ یہ کہ یہ (کام) کیوں نہیں کیا۔"

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ:۔

"ایک موقع پر حضورؐ نے فرمایا جسے خدا تعالیٰ اولاد کی محبت میں ڈالے اور وہ ان کا حق ادا کرے تو وہ دوزخ سے محفوظ رہے گا۔"
(بخاری صفحہ ۸۸۴)

آپؐ کو نہ صرف مسلمان بچوں سے بے انتہا لگاؤ تھا بلکہ دوسرے مذاہب کے بچے بھی آپؐ کی اس محبت سے محروم نہ تھے۔ ایک جنگ میں مشرکین کے چند بچے مارے گئے۔ حضور کو اس کا علم ہوا تو آپؐ کو اس کا بہت دکھ ہوا اور سخت ناراض ہوئے۔ صحابہؓ نے عرض کی:۔

"یا رسول اللہ! وہ بچے مسلمانوں کے تو نہ تھے۔"

اس پر آپؐ نے فرمایا:۔

"تم سے اچھے تھے۔ خبردار بچوں کو قتل نہ کرو۔ ہر جان خدا ہی کی فطرت پر پیدا ہوتی ہے۔"
(مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۱۳۵)

جہاں آپؐ نے اولاد پر والدین کی عزت و تکریم فرض کی ہے وہاں ماں باپ کو بھی یہ حکم دیا ہے کہ:۔

"اکرموا اولادکم"
یعنی اپنی اولاد کی عزت کرو
(ابن ماجہ)

یہ وہ لازوال اور بے پایاں محبت و شفقت تھی جس کی نظیر روئے زمین پر آج تک مل سکی ہے نہ آئندہ ہی مل سکے گی۔

بقیہ عدیم المثال داعی الی اللہ

"ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ"
(الحکم، اجنوری ۱۹۰۱ء)

مسلمانانِ عالم کا فرض

بالآخر یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ اَدْعُوْا اِلَی اللّٰہِ عَلٰی بَصِیْرَۃٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ کا اعلان نبوی آج بھی صور اسرافیل کی حیثیت رکھتا ہے اور مسلمانانِ عالم کی راہ نمائی کر رہا ہے کہ جب تک وہ صداقتِ اسلام کے ایسے دلائل و براہین سے آگاہ نہ ہوں گے جو عقل کے ساتھ ساتھ مشاہدہ اور عرفان کا بھی مجموعہ اور شاہکار ہوں اُس وقت تک اسلامی حکومت کے قیام کا خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا لہٰذا جتنی جلدی ہو سکے۔ انہیں علیٰ وجہ البصیرت دعوت کی برکات حاصل کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُن حقیقی متبعین میں شامل ہونا ہوگا جنہیں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی اور کفش برداری کے طفیل کشف و الہام اور وحی کی آسمانی نعمتوں سے نوازا ہے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"مجھے بھیجا گیا ہے تا میں ثابت کروں کہ ایک اسلام ہی ہے جو زندہ مذہب ہے اور وہ کرامات مجھے عطا کئے گئے ہیں جن کے مقابلہ سے تمام غیر مذاہب والے عاجز ہیں میں ہر یک مخالف کو دکھلا سکتا ہوں کہ قرآن شریف اپنی تعلیموں اور اپنے علوم حکمیہ اور اپنے معارفِ دقیقہ اور بلاغتِ کاملہ کی رو سے معجزہ ہے موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ سے بڑھ کر اور عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات سے صدہا درجہ زیادہ۔ میں بار بار کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے۔ اور اسی کامل انسان پر علوم غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور دنیا میں کسی مذہب والا روحانی برکات میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

چنانچہ میں اس امر کا صاحب تجربہ ہوں میں دیکھ رہا ہوں کہ بجز اسلام تمام مذہب مردے ان کے خدا مردے اور خود وہ تمام پیرو مردے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں ہرگز ممکن نہیں۔۔۔ آؤ میں تمہیں بتلاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے۔ اور کس قوم کے ساتھ ہے وہ اسلام کے ساتھ ہے۔ اسلام اس وقت موسیٰ کا طور ہے جہاں خدا بول رہا ہے۔ وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا۔ اور پھر چپ ہو گیا۔ آج وہ ایک مسلمان کے دل میں کلام کر رہا ہے۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۳۴۵-۳۴۶)

مصطفےٰ پر تیرا بیحد سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدا ہم نے

اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیہ وآلہ بعدد ھمہ وغمہ وحزنہ لھذہ الامۃ وانزل علیہ انوار رحمتک الی الابد۔

قادیان کا قدیمی
محبوب کا جل
جو حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے نسخہ کیمطابق تیار کیا جاتا ہے۔
عبدالقادر ابن ماسٹر ماموں خانصاحب
گولبازار ربوہ
سٹاکسٹ: شاہد شاپنگ سنٹر
بالمقابل سب تحصیل اقصیٰ روڈ ربوہ

ڈاکٹر صاحبان
ایلوپیتھک، ہومیوپیتھک، یونانی اور عام پریکٹیشنرز۔ سبھی یہی چاہتے ہیں کہ ان کے
مریض جلد صحتیاب ہوں
تفصیلات کیلئے کیوریٹو سسٹم کا لٹریچر اور پرائس لسٹ بلاقیمت طلب فرمائیں۔
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر ایچ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

خدا تعالیٰ کے فضل سے بہترین رہائشی منصوبہ ٹاؤن کمیٹی سے منظور شدہ
شکور پارک ہاؤسنگ سکیم ربوہ میں
میٹھے پانی کی سہولت پہنچا دی گئی۔ پختہ سڑکیں، پلیاں، مین نالیاں پہلے ہی مکمل ہو چکی ہیں۔
ٹیلیفون و بجلی کی سہولت جلد مہیا ہو رہی ہے۔ سوئی گیس جون ۱۹۸۴ء تک بفضل تعالیٰ پہنچا دی جائے گی۔ شکور پارک میں رہائشی مکانات تعمیر ہو رہے ہیں اچھی رہائش پُرسکون ماحول نزد مسجد اقصیٰ و محلہ دارالرحمت شرقی ب کی ۴۰ فٹ سڑک پر واقع چنیوٹ ساہی وال روڈ کے اندر بطرف ربوہ۔ احباب اس بہترین رہائشی منصوبہ سے فائدہ اٹھائیں۔
نوٹ:۔ الباسط کالونی میں جن احباب نے خاکسار سے پلاٹ خرید کئے ہوئے ہیں وہ اپنا اپنا نشان ۳۱ دسمبر تک لے لیں۔
(فون 416)
پروپرائیٹر:۔ حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل دارالرحمت شرقی ب ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درود اُس پر
سلام اُس پر

چوہدری شبیر احمد
تحریک جدید ربوہ

درود اُس پر سلام اُس پر کہ جس کی ہر سُو ہے ضَو فشانی
حِرا سے چمکا جو بدرِ کامل خدا کا محبوب جاودانی
سلام اُس پر درود اُس پر کہ فقر کو جس نے فخر سمجھا
شہ و گدا کو کیا برابر دلوں کو بخشی وہ شادمانی
وجود رحمت مآب جس کا، کلام آبِ حیات جس کا
ہر ایک مشکل کے حل کی ضامن کتاب جس کی ہے آسمانی
نہ تاج پہنا نہ تخت رکھا پسند تھی بوریا نشینی
خدا نے بخشی تھی آپؐ کو گرچہ ہر دو عالم کی حکمرانی
ازل سے اُس نورِ دو جہاں کا جمال دیکھا جلال دیکھا
نہ پہلے اُس کی نظیر دیکھی نہ اب کوئی ہوگا اُس کا ثانی
سلام اُس پر درود اُس پر کہ جس نے مہدیؑ کی دی بشارت
خزاں رسیدہ چمن کو بخشی بہار کی فصل جاودانی
متاعِ عشقِ نبیؐ ہے دل میں مگن ہے شبیر اِس خوشی میں
اِسی متاعِ عزیز کی مَیں کروں گا تا عمر پاسبانی،

اے ذوالمجد والعطاء! ہم اپنی عاجزی اور کم مائیگی کا اعتراف کرتے ہیں ہمیں اپنے فضلوں سے نوازتا چلا جا۔ آمین
شاہ جی ٹینٹ سروس اینڈ ٹریڈرز
اقصیٰ چوک کالج روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز۔ ظہور احمد شاہ، امتیاز حسین شاہ
پسران سید اقبال حسین شاہ
ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر

ہوالناصر
اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے
الکریم جیولرز
بازار فیصل
کریم آباد (چورنگی) کراچی
ایگزیکٹو سٹینڈ
ٹیلیفون ۶۸۵۵۱۱
پروپرائیٹر:
میاں عبداللطیف شاہکوٹی
اینڈ سنز

حیرت انگیز ایجاد۔ فوری علاج
کویک فوراً اثر کرنیوالی
بیوٹی کریم
قیمتی اجزاء سے تیار شدہ
بذریعہ ڈاک آپ تک پہنچانے کا انتظام
کیل
چھائیاں
داغ
دھبے
دور کرنے اور چہرہ کی صفائی کیلئے
قیمت ۱۹/۵۰
گفٹ سنٹر
باجوہ مارکیٹ۔ ربوہ

مرکز میں آپ کے قدیمی جیولرز
محمود گولڈ سمتھ
محمود احمد طور راجپوت
نزد مسلم کمرشل بنک گولبازار ربوہ
فون نمبر ۶۸۱۔۶۸۲

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
۷۶۴۹۷
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ، فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوانِ محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ چوک اعوان زیدکا ضلع سیالکوٹ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
زیرِ نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے:
آپ کو معلوم ہو کہ ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نذرانۂ عقیدت

بحضور سید الکونین خیر البشر خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

★

بے بہا حکمت کے موتی، عشق مولیٰ کی ضیا
تو نے دنیا کو کئے گنج گرانمایہ عطا

ختم تجھ پر میرے آقا رہبری کے سب کمال
گمرہوں کو تو نے دکھلایا خدا کا راستا

عظمتِ انسان کے روشن ہوئے تجھ سے چراغ
سنگریزوں کو کیا تو نے ثریّا آشنا

اتباعِ مصطفیٰؐ ہے اتباعِ کبریا
جس کو جو رتبہ ملا تیری اطاعت سے ملا

تیرے دربارِ الٰہی میں مقامِ قرب کو
جانتا ہے کون جز خاصانِ خاصانِ خدا

شافعِ روزِ جزا ہے تو شفیع الناس ہے
عاصیوں کو ہے خدا کے بعد تیرا آسرا

مشک و عنبر سے بھی ہے بڑھکر ترے کوچے کی خاک
سنبل و ریحان سے بہتر مدینے کی ہوا

چشمۂ صافی سے یارب ہر بشر ہو فیضیاب
ساری دنیا کو پہنچ جائے پیامِ مصطفیٰؐ

نوعِ انساں کیلئے غمخوار و مونس تیری ذات
یاد تیری ہم و غم کے واسطے ہے کیمیا

ذکرِ آقاؐ سے ملی آلامِ دنیا سے نجات
آج فنِ شاعری نادرؔ کے کام آہی گیا

محمد اسمٰعیل نادرؔ قریشی - راولپنڈی چھاؤنی

اکسیر رانی کھیت
مرغیوں کی بیماری رانی کھیت کا علاج
اکسیر رانی کھیت روک
ایک ٹیوب ۵، مرغیوں کیلئے حفظ ماتقدم
فی شیشی ۳/ تفصیلات کیلئے کیوریٹو پولٹری گائیڈ ملاحظہ فرمائیں۔
کیوریٹو میڈیسن ڈاکٹر راجہ ہومیو پیتھک کمپنی رجسٹرڈ
ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

AL-FURQAN MOTORS LIMITED
Authorised Dealers of National Motors Ltd.
For Genuine TOYOTA Parts

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی
پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ کراچی ۔۳۔
فون: 74609
79523

رھائشی منصوبہ
مجید ٹاؤن
نزد مسجد اقصیٰ ربوہ
باقاعدہ منظور شدہ
ہر نقص سے پاک
چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ
فیکٹری ایریا ربوہ

شالوں کی مشہور دکان
الفردوس
شال ہاؤس
۸۵ - انارکلی لاہور
الفردوس شال ہاؤس لاہور
فون گھر ۵۳۷۰۳
دوکان ۳۲۴۴۴۸

فون گھر ۴۵۱۴۳
دوکان ۴۰۴۴۵
احمد موٹرز
آٹو موبائل انجینئرز
- جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصاً اعلیٰ انتظام۔
- گاڑیوں کی اطمینان بخش اوور ہالنگ، ڈنٹنگ پینٹنگ الیکٹرک، ویل بیلنسنگ، ویل الائنمنٹ کیلئے رجوع فرمائیں۔
عنایت بازار اوجڑی کیمپ مری روڈ راولپنڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نعتِ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم

تجھ پہ قربان مری جان رسولِ عربیؐ
کیا ہی اونچی ہے تری شان رسولِ عربیؐ

تجھ سا پیدا نہ ہوا اور نہ ہوگا کوئی
تیری یکتائی پہ قربان رسولِ عربیؐ

دور سے دیکھا جسے چشمِ کلیم اللہ نے
تو ہے وہ جلوۂ فاران رسولِ عربیؐ

ذاتِ واجب کے سوا فوق ترے کچھ بھی نہیں
غایتِ عالمِ امکان رسولِ عربیؐ

تیرے ہی جام سے ملتی ہے حیاتِ دائم
ساقیٔ کوثرِ عرفان رسولِ عربیؐ

تیری آمد سے ہوا رحمتِ باری کا نزول
تو ہے وہ بندۂ رحمان رسولِ عربیؐ

تیرے ہی فیض سے موقوف ہوا دادِ بنات
محسنِ طبقۂ نسوان رسولِ عربیؐ

یہ بھی اعجاز ہے تیرا کہ شتربانِ عرب
ہوگیا شاہِ جہاں بان رسولِ عربیؐ

سلکِ وحدت میں پروئے تھے جو موتی تو نے
آج ہیں پھر وہ پریشان رسولِ عربیؐ

آج امت ہے تری لہو و تجارت میں مگن
مسجدیں ہوگئیں ویران رسولِ عربیؐ

مغربی فلسفہ محبوب ہے امت کو تری
اور مہجور ہے قرآن رسولِ عربیؐ

ہاں دعا کیجئے گا محیٔ موتے کے حضور
پھر مسلماں ہوں مسلمان رسولِ عربیؐ

ہو گنہگار ظفرؔ پر بھی ذرا چشمِ کرم
میرے آقا میرے سلطان رسولِ عربیؐ

ظفر محمد ظفر مرحوم و مغفور (از کلام ظفر صفحہ ۲۳)

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَہٗ۔ گناہ سے توبہ کرنیوالا اس شخص کی طرح ہوتا ہے کہ جس نے گناہ نہ کیا ہو۔
(حدیث النبیؐ)

اَلدُّنْیَا سِجْنٌ لِلْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃٌ لِلْکَافِرِ (حدیث النبیؐ)
دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنت ہے

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

(صلے اللہ علیہ وسلم) کو مبعوث کیا تھا ہمیشہ کے لئے جاودانی برکتیں اس کے سچے تابعداروں میں رکھ دیں اور وعدہ کیا کہ وہ نور اور روح القدس جو اس کامل انسانؐ کے صحابہؓ کو دیا گیا تھا آنے والے متبعین اور صادق الاخلاص لوگوں کو بھی ملے گا۔"
(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۰۷، ۲۰۸)

چونکہ اللہ تعالےٰ نے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کو جاودانی زندگی عطا فرمائی ہے اس لئے اس زمانہ میں بھی آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کا فیض جاودانی جاری ہے اور یہ اس فیض جاودانی ہی کی برکت ہے کہ آج آپؐ ہی کے ایک موعود فرزند اور فیض یافتہ غلام کی قائم کردہ جماعت کے ذریعہ آپؐ کی قوت قدسیہ اور قوت احیاء عالمگیر پیمانہ پر اپنا اثر دکھا رہی ہے اور آپؐ ہی کی دائمی برکتوں اور فیض رسانی کے طفیل دنیا کے آخری کناروں تک بسنے والی ہر قوم کے روحانی مُردے نئی زندگی سے ہمکنار ہو کر آپؐ پر درود بھیج رہے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ بِعَدَدِ ھَمِّہٖ وَغَمِّہٖ وَحُزْنِہٖ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَاَنْزِلْ عَلَیْہِ اَنْوَارَ رَحْمَتِکَ اِلَی الْاَبَدِ۔

چمپا کریم
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

ڈاکٹروں نے جواب دے دیا تو کیا ہوا؟
ہمارے ہاں تشریف لائیے
حکیم نصیر احمد تنویر
ساجد دواخانہ ربوہ

مشہور دواخانہ
کی طرف سے
جلسہ سالانہ
کے ایام میں عورتوں کا شعبہ باقاعدہ مصروفِ عمل ہوگا۔ انشاء اللہ
منیجر مشہور دواخانہ بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ فون ۶۳۸

ہومیو پیتھک و بایوکیمک ادویات
معیاری مدر ٹنکچرز و پوٹینسیاں
۶ - ۳۰ - ۲۰۰ - ۱۰۰۰ - ۱۰،۰۰۰ سے لاکھ طاقت تک۔ جرمنی سیلڈ ادویات، ملک شوگر گولیاں، ٹکیاں اور ہومیو پیتھک و بایوکیمک کتب پاکستان کے تھوک فروشوں کے متوازی نرخوں پر دستیاب ہیں۔
کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

اے خدا! ہمیں مرکز سلسلہ میں بسنے والے بھائیوں کی بہترین خدمت کرنے کی توفیق دے۔ آمین
شاہ جی ٹینٹ سروس اینڈ ٹریڈرز
اقصیٰ چوک کالج روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز:۔ ظہور احمد شاہ، امتیاز حسین شاہ
پسران سید اقبال حسین شاہ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ۔ خدا سے کیا مانگا)۔

نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا۔

اے پروردگار میرے دل میں میری قبر میں میرے سامنے میرے پیچھے، دائیں بائیں اوپر نیچے، میری شنوائی اور بینائی میں نور پیدا کر دے۔ میرے بالوں میں جلد میں گوشت و خون اور ہڈیوں میں نور ہی نور کر دے۔ اللہ تیرا عظیم نور عطا ہو جو مجھے سرتاپا نور بنا دے۔

سفر کو آسان کر دے

حضور صلے اللہ علیہ وسلم سفر پر روانہ ہوتے تو اہل و عیال خدا کو سونپتے۔ سفر کی تکالیف سے اس کی پناہ طلب کرتے۔ دعا یوں ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَزْوِلَنَا الْاَرْضَ وَھَوِّنْ عَلَیْنَا السَّفَرَ۔

اے اللہ سفر میں زمین سمٹتی چلی جائے اور اس سفر کو ہمارے لئے آسان کر دے۔ انسان ایک مسافر ہے خدا کرے سارے سفر خیریت سے طے ہو جائیں۔

قبولیت دعا مانگی

اللہ اپنے مقبول و مضطر بندوں کی دعائیں سنتا اور قبول فرماتا ہے لیکن وہ مالک ہے جو چاہے کرے۔ وہ رد کر دے تو بندوں کا کیا زور ہے آپ کی دعا ہے۔

اے اللہ تیری پناہ مانگتا ہوں دل سے جو تیرے حضور نہیں جھکتا۔ اس دعا سے جو سنی نہیں جاتی۔ اس نفس سے جو قانع نہیں۔ وہ علم جو نافع نہیں۔

مغفرت اور خطاؤں کی معافی طلب کیجئے

اللہ کی رحمت اور مغفرت ہی انسان کو کامیاب کر سکتی ہے۔ اپنے اعمال پر ناز انسان کو زیبا نہیں وہ خطاکار ہے۔ اس کی بشریت کی جڑیں ننگی ہوتی رہتی ہیں اس لیے اس کی رحمت مغفرت اور عفو کا طالب رہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے۔

اے پروردگار خطاؤں کو برفانی پانی سے دھو دے۔ دل کو یوں خطاؤں سے دھو ڈال جس طرح کپڑے سے میل دور کی جاتی ہے۔ خطاؤں کمزوریوں اور میرے درمیان اتنا بُعد ڈال جتنا مشرق و مغرب میں بعد ہے۔

وفات کے وقت بھی زبان مبارک پر یہی دعا تھی۔ حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں میں نے سنا وصال کے وقت حضورؐ کی زبان پر الفاظ تھے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی

(ابواب الدعوات ترمذی)

اے بلند و برتر ساتھی میری مغفرت فرما اپنی رحمت عطا فرما۔ اگر اسکی رحمت اور مغفرت کا کفن نصیب ہو جائے تو نہ ہے نصیب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں تو بہت طویل اور بہت پیاری اور بہت دل کش ہیں۔ لیکن اختصار بھی ضروری ہے۔ اب آخر میں قبولیت دعا کے آداب احادیث کی روشنی میں بیان کر کے ختم کرتا ہوں۔

۱۔ ایک بار حضورؐ نے دیکھا ایک شخص نے نماز میں یوں دعا شروع کر دی۔ اللہم مجھ پر رحم فرما۔ آپ نے فرمایا۔ اے شخص تو نے جلدی کی۔ جب نماز پڑھنے لگا ہے تو اس کی تمجید کر۔ مجھ پر درود بھیج۔ میرے لئے دعا کر۔ پھر اس سے دعا کر۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا آپ نے فرمایا۔ اب دعا کر خدا قبول فرمائے گا۔ اس لئے دعا سے پہلے خدا کی تعریف کیجئے۔ اس کی عظمت کا اعتراف کیجئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے۔ پھر دعا کیجئے۔

۲۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ مصائب اور تنگی کے ایام میں آپ کی دعا قبول ہو تو فرمایا آسائش اور آرام کے وقت اس سے دعا کیجئے۔ یہ کیا کہ مصیبت آئی تو ہاتھ اٹھا لئے۔ ورنہ غافل رہے۔ جو دم غافل سو دم کافر۔

۳۔ حدیث میں آتا ہے۔ اذان کے وقت، بارش کے وقت دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔ مسافر کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے اس لئے سفر میں کثرت سے دعا کیجئے۔ مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے۔ اس لئے ظالم نہ بنیئے۔ باپ کی دعا اولاد کے حق میں قبول ہوتی ہے۔

۴۔ جب دعا میں الحاح مقصود ہو شدت پیدا کرنا چاہتے ہیں تو حدیث میں آیا ہے۔ اس کی صفات کاملہ کا واسطہ دیجئے الفاظ ہیں۔

اَسْئَلُکَ بِیَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

اے ذوالجلال والاکرام میری فریاد سن

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ نَسْتَغِیْثُ

اے حی و قیوم ہماری فریاد سن۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

کا ورد بھی قبولیت دعا کا نسخہ ہے۔

۵۔ دعا کے وقت خدا کی عظمت کبریائی قدرت اور توحید کا اعتراف ہو۔ اور اپنی بے بسی، بے کسی، کمزوری کا اعتراف ہو حضور کی اکثر دعاؤں میں ہمیں یہی نظر آتا ہے۔

آخر میں ایک حدیث درج کر کے مضمون ختم کرتا ہوں۔

ابو امامہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے اتنی دعائیں بتلائی ہیں یاد نہیں رہیں۔ حضور نے فرمایا اچھا میں تمہیں ایک دعا بتاتا ہوں اس میں یہ ساری دعائیں آجائیں گی۔ تو یہ کہا کر اے اللہ میں وہی تجھ سے مانگتا ہوں جو تیرے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے مانگا اور اس سے پناہ چاہتا ہوں جس سے تیرے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی۔ تجھ سے ہی مدد مانگی جاتی ہے۔ انسان اپنی فریاد تجھ تک ہی لے جاتا ہے۔ تیرے علاوہ اور کسی کو کوئی قوت نہیں۔

اے اللہ ہم تجھ سے اس کی بھیک مانگتے جو تیرے نبی نے تجھ سے طلب کیا اور اس سے تیری پناہ چاہتے ہیں جس سے تیرے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پناہ طلب کی۔ آمین یا رب العالمین

مشہور مینجن
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات اور
چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے
فون نمبر ۵۲۶۲۳، ۶۳۸۵۱
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور

شیراز پلائی وڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
اعلیٰ اور معیاری مصنوعات کا مرکز
فیکٹری کے تیار شدہ فلش ڈورز۔ آپ کی ضرورت کے مطابق۔ پلائی وڈ۔ چپ بورڈ۔ ہارڈ بورڈ۔ فارمیکا ہارڈ ویئر کا سامان۔ آہنی الماریاں۔ گملے اور پودے موسم کے مطابق۔ نیز بجلی کے خرچ میں نمایاں بچت کیلئے گارنٹی شدہ ڈمر سوئچ بھی دستیاب ہیں۔
پروپرائیٹر۔ بشارت احمد راٹھور۔ ریلوے روڈ۔ ربوہ

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار، کیل، چیل، پڑتل
سٹار ٹمبر سٹور
کیلئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
۵۳ فیروزپور روڈ بالمقابل تھانہ اچھرہ لاہور
فون ۴۱۰۶۱۷

worldwide flights
British airways
We'll take more care of you.
INFORMATION OFFICE
AIR RESERVATION & OTHER TRAVELING DOCUMENTS
CONTACT:-
AL-MEHMOOD AQSA ROAD, RABWAH. PH. 493
travel to destinations.

مجبوب مفید اٹھرا ۳۰/- زرد جام عشق ۶۰/- اکسیر پائیوریا ۶/- تریاق دمہ ۲۰/- سرمہ جواہر ۳/-
اکسیر اولاد نرینہ ۳۵/- تریاق بواسیر ۱۵/- تریاق معدہ ۱۰/- روشن کاجل ۲/۵۰ - پیام نور ۱۴/-
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ فون ۶۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماڈرن سٹائل اینڈ بیسٹ کوالٹی
باٹا اینڈ سروس اینڈ سلیپ کے سپورٹس
شوز
قطب شوز سٹور
ریلوے روڈ ربوہ

سونے اور چاندی کے اعلیٰ، معیاری، عروسی زیورات نیز
مغلیہ دور کے کندن کے اعلیٰ ڈیزائن بنانے کیلئے
نیو راحت علی جیولرز
غلام احمد اینڈ برادرز اکبر بازار شیخوپورہ فون ۳۱۸۱ فون رہائش ۳۹۹۱
کو یاد رکھیں

ربوہ میں آپکے جیولرز
پاک گولڈ سمتھ
میاں عبدالمنان ناصر ابن
میاں عبدالسلام صاحب
نزد جمال بیکری گولبازار ربوہ
فون ۵۴۹ / ۵۵۰

حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ
کے مجرب نسخہ جات
قادیان کا قدیمی مشہور تحفہ
سرمہ انور (رجسٹرڈ)
سرمہ نور والوں کا
نورانی کاجل
شفاخانہ رفیق حیات (رجسٹرڈ)
گول بازار ربوہ ٹرک بازار سیالکوٹ

رجسٹرڈ
منضبوطی میں بے مثال
کارکردگی میں لاجواب
HERCULES
ٹریڈ مارک
ہرکولیس
اپنے ٹائر ٹیوب سے تیار شدہ
ہر قسم کی گاڑیوں کے سلنسر پائپ، سلنسر بکس
اور پٹہ کمانی سپیشلسٹ
میاں بھائی
۱۰۔ منٹگمری روڈ لاہور فون ۳۰۵۴۰۴ ۳۰۵۳۹۶

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد اور مرض اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کیلئے
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام مولد شافی دواخانہ حکیم نظام جان
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون نمبر ۳۹۹۷ - اقصیٰ چوک ربوہ فون ۵۵۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا اپنا قابل اعتماد اور بیمثال ادارہ

نصرت کارپوریشن

Nusrat Corporation

کلیئرنگ ایجنٹ ۔ انڈنٹر ۔ امپورٹر و ایکسپورٹر

بیرونِ ممالک سے سامان
درآمد و برآمد کرنیوالوں کیلئے
ہماری خدمات حاضر ہیں ۔
احباب اپنے اس ادارہ کی اعلیٰ خدمات سے فائدہ اٹھائیں ۔

خصوصیات :-

- مال کی بروقت کلیرنس (CLEARANCE) اور ترسیل (FORWARDING) کا تسلی بخش انتظام ۔
- پرسنل بیگیج (UNACCOMPANED BAGGAGE) بکنگ و کلیئر کروانے کا خاص انتظام ۔
- کار ۔ ٹریکٹر کلیئر (CLEAR) کروانے اور اسکی خرید و فروخت کی خاص سہولت ۔
- دوبئی ۔ ابوظہبی سے لاہور ڈرائی پورٹ ڈائریکٹ ڈلیوری کا بہترین انتظام
- فار ایسٹ سے کوئی بھی سامان امپورٹ کروانے کیلئے خاص سہولت ۔

ہر قسم کی امپورٹس اور ایکسپورٹس کے متعلق مزید معلومات کیلئے ہماری مندرجہ ذیل برانچز سے رجوع فرمائیں

ہیڈ آفس لاہور
نصرت کارپوریشن
نزد ڈرائی پورٹ
مغلپورہ لاہور
فون
۳۳۰۳۴۴

کراچی
نصرت کارپوریشن
۸۰ ۔ نیو کلاتھ مارکیٹ
سیکنڈ فلور
ایم اے جناح روڈ کراچی
فون
۲۲۴۹۵۶

ربوہ
المحمود (برٹش ایئرویز)
Information Office
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون
۴۹۳

ابوظہبی U.A.E
۱ ۔ نصرت ٹریڈرز فون ۳۳۶۲۰۲ ۳۴۳۵۲۴
۲ ۔ بٹ ٹریڈرز فون ۳۲۳۵۳۰
۳ ۔ آصف کیٹن سروسز
۴ ۔ شاہین کارگو سروسز

ہانگ کانگ
کروتا انٹرنیشنل سول ڈسٹری بیوٹرز
۱۶/۴۱ بلاک سی ۔
اپی ووڈ سٹریٹ کاروے بے
ہانگ کانگ ۔
فون ۵-۶۹۵۵۲۵۹
۵-۷۶۸۱۸۸

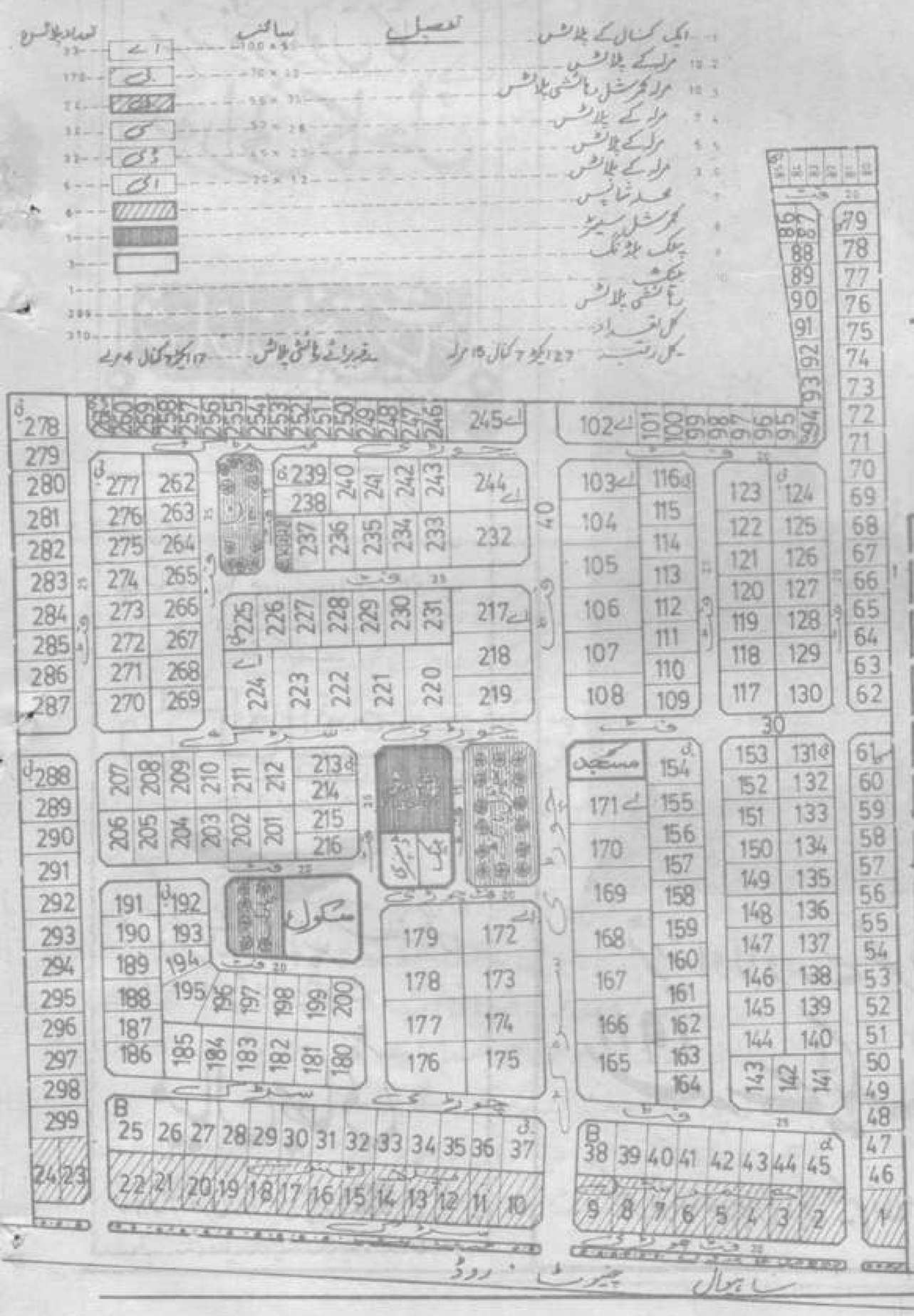

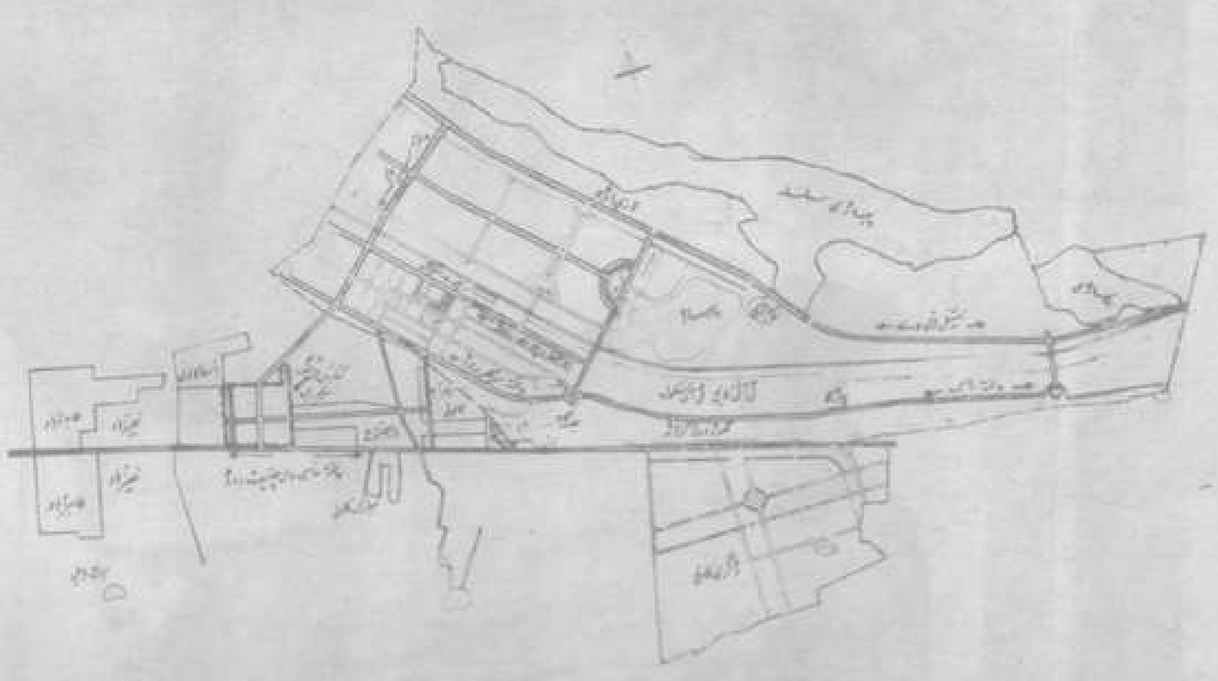

ڈیپارٹمنٹ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ حکومت پنجاب سے منظور شدہ

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم ربوہ

حق شفعہ سے مبرا
فوری رجسٹری فوری قبضہ
ہر قسم کے جھگڑوں سے پاک
مکمل تحفظ کی ضمانت
کے ساتھ

تحفظ ڈیولپمنٹ کیلئے
سکیم کے ۲۰ فیصد پلاٹ
گورنمنٹ کی تحویل میں

حدود کہکشاں میں پختہ سایہ دار چنیوٹ روڈ پر اپنے اور پر فضا مقام پر واقع ضروریات زندگی کی تمام سہولتوں کیساتھ
مسجد اقصیٰ سے چار فرلانگ مغرب کی جانب بطرف ربوہ دارالرحمت سے دو فرلانگ اپنی طرز کی واحد ہاؤسنگ سکیم

کہکشاں اب نئی چک روک اور مزید سہولتوں کیساتھ آپ کی خدمت میں ۔ پختہ سڑکیں مکمل ہو گئیں ۔ کہکشاں کا پوسٹ آفس شروع ہے اس کے ساتھ ہی ڈرینج سسٹم مہیا کر دیا جائے گا ۔ سوئی گیس کا بدل فوری طور پر ناف گیس کنکشن حاصل کیجئے ۔ پہلے آئیں اور پہلے اپنی پسند کے پلاٹ حاصل کر کے باذوق افراد کے حلقہ میں شامل ہوں ۔ موقع پر تشریف لائیں اور کہکشاں کی خوبصورتی خود ملاحظہ فرمائیں ۔ اور ہماری کہکشاں ویلفیئر سوسائٹی جاری ہے ۔ موقع پر صرف ۵ منٹ میں پہنچ سکتے ہیں ۔ سب ٹیوب دیکھنے کا کوئی کم سہولت نہیں ہے ۔

سہولتیں :- ۱ ۔ تارکول کی پختہ سڑکیں ۲ ۔ بجلی کی سپلائی ۳ ۔ ڈرینج سسٹم ۴ ۔ پبلک ٹیلی فون ۵ ۔ انفرادی ٹیلیفون کنکشن ۶ ۔ گیس ۷ ۔ سڑکوں پر سایہ دار درخت ۸ ۔ پانی نہایت میٹھا اور صحت بخش ۹ ۔ مسجد ۱۰ ۔ سکول ۱۱ ۔ ڈسپنسری ۱۲ ۔ بنک ۱۳ ۔ کمرشل سنٹر ۱۴ ۔ محلہ شاپس ۱۵ ۔ کھیل کے میدان اور پارک ۱۶ ۔ کمرشل پلاٹس ۱۷ ۔ ۳ ۔ ۵ ۔ ۷ مرلہ اور ۱ کنال کے رہائشی پلاٹس ۱۸ ۔ نقد اور آسان اقساط ۱۹ ۔ تعمیر کیلئے ڈوس بلڈنگ فنانس سے قرضہ کی سہولت ۲۰ ۔ خوبصورت اور جدید مکانوں کے نقشے مفت حاصل کریں ۔

خوبصورت پلاننگ اور احساس آسائش کا یہ حسین امتزاج صرف کہکشاں میں ہی آپ کمال درجہ پر محسوس کریں گے ۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ اتنی سہولتوں کے ساتھ اس سے سستی زمین آپ کہیں اور حاصل نہیں کر سکتے ۔

مزید تفصیلات کیلئے

العارف اسٹیٹس ڈیولپرز ربوہ
گولبازار فون دفتر ۴۹۸
فون ہاؤس ۴۷۸